



Marfat.com

وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔ (ضحیٰ: ۱۱)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔ اے ، پی۔ ایچ۔ ڈی

۱۷

ادارہ شہودیہ ، کراچی

انتساب

----- عالم بالا کے ان صف بستہ فرشتوں کے نام
 ----- پروردگار عالم جن کی قسم کھا رہا ہے
 ----- جو شب و روز تاجدار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے
 حضور درود و سلام کے گجرے پیش کر رہے ہیں۔

عرش تا فرش ہے جس کے زیر نگین
 اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

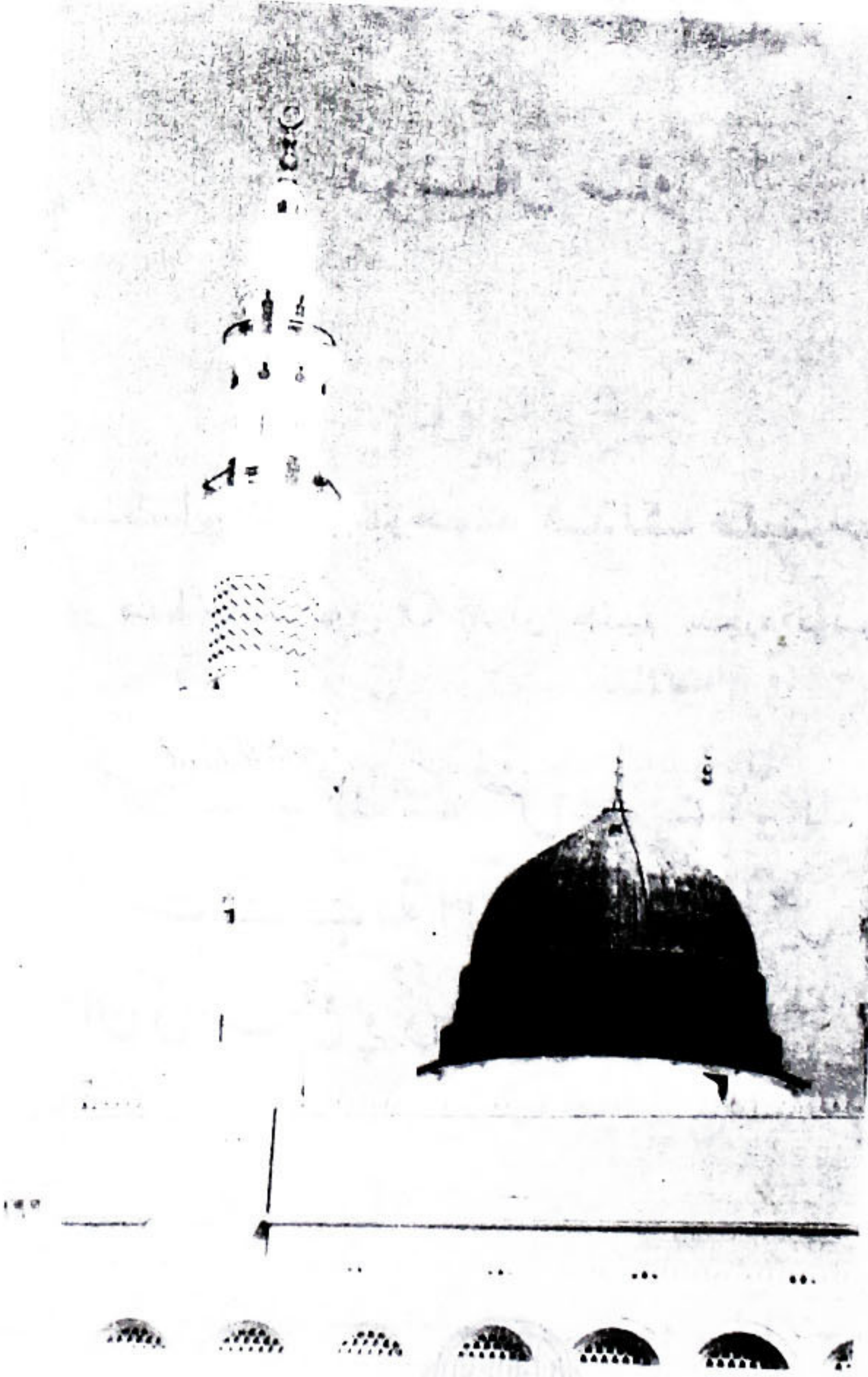
جھلکیاں

- ۱۔۔۔ خوشیاں مناو، ۸
- ۲۔۔۔ عہد وفا، ۹
- ۳۔۔۔ پیمان محبت، ۱۰
- ذکر ولادت، ولادت باسعادت سے پہلے
- ۴۔۔۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام، ۱۱
- ۵۔۔۔ حضرت اسمعیل علیہ السلام، ۱۱
- ۶۔۔۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام، ۱۲
- ۷۔۔۔ یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور یہود و نصاریٰ، ۱۳
- ذکر ولادت، ولادت باسعادت کے بعد
- ۸۔۔۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ، ۱۴

- ۹۔۔۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ . ۱۵
- ۱۰۔۔۔ حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ . ۱۷
- ۱۱۔۔۔ محدث کبیر ابن جوزی رضی اللہ عنہ . ۱۸
- ۱۲۔۔۔ ابو العباس تقی الدین ابن تیمیہ . ۱۹
- ۱۳۔۔۔ ابوالخیر شمس الدین محمد بن محمد شیرازی دمشقی
- معروف بابن جوزی . ۲۰
- ۱۴۔۔۔ ابو الفضل شہاب الدین احمد معروف بابن حجر
- عسقلانی . ۲۱
- ۱۵۔۔۔ شہاب الدین احمد بن محمد معروف بامام قسطلانی . ۲۳
- ۱۶۔۔۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی . ۲۴
- ۱۷۔۔۔ شاہ احمد سعید مجددی . ۲۹
- ۱۸۔۔۔ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی (مرشد کریم مولوی اشرف
- علی تھانوی) . ۲۷
- ۱۹۔۔۔ شیخ محمد بن علوی مالکی حسنی مکی . ۲۸
- ۲۰۔۔۔ انقلاب حسن . ۳۰
- ۲۱۔۔۔ عیدوں کی عید . ۳۲
- ۲۲۔۔۔ آمد بہار . ۳۴

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

گوئی بخت



مسجد نبوی شریف
مدینہ منورہ

گنبد خضواء
مدینہ منورہ

۸

(۱)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خوشیاں مناو

قل بفضل اللہ و برحمته فبذلک فلیفرحوا هو

خیر مما یجمعون ○ (قرآن حکیم . سورہ یونس : ۵۸)

کہدیتجئے . یہ اللہ کے فضل سے ہے . یہ اللہ کی

رحمت سے ہے . تو اس پر خوشیاں منائیں . وہ

ان کی سب جمع پونجی سے بہتر ہے۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عہد وفا

اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب و حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے کہ تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا، اس کی مدد کرنا۔۔۔۔۔ فرمایا، کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا؟۔۔۔۔۔ سب نے عرض کی۔۔۔۔۔ "ہم نے اقرار کیا"۔۔۔۔۔ تو فرمایا۔۔۔۔۔ "ایک دوسرے پر گواہ ہو جاو اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔ (قرآن حکیم، سورہ آل عمران: ۴۱)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیمانِ محبت

آپ فرما دیجئے اگر تم کو----- تمہارے باپ اور
 تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور
 تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے
 نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہاری پسند کے مکان-----
 اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ
 پیارے ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے
 (عذاب نازل کرے) اور اللہ سرکشوں کو راہ نہیں
 دیتا----- (قرآن حکیم، سورہ توبہ: ۲۴)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ذکر ولادت ولادت با سعادت پیغمبر

(۴)

حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام

(۵)

حضرت اسمعیل علی نبینا وعلیہ السلام

اے رب ہمارے بھیج ان میں ایک رسول انہیں
میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں تیری
کتاب اور پختہ علم سکھائے اور خوب ستھرا فرمائے، بیشک تو ہی

ہے غالب حکمت والا۔ (قرآن حکیم، سورہ بقرہ: ۱۲۹)



(۶)

حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام

اور یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے کہا۔۔۔۔۔ اے بنی اسرائیل!۔۔۔۔۔ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں، اپنے سے پہلی کتاب توریت کی تصدیق کرتا ہوا اور ان رسول کی بشارت سناتا جو میرے بعد تشریف لائیں گے، ان کا نام 'احمد' ہے۔ (قرآن حکیم، سورہ صف: ۶)



(۷)

یاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اور

یہود و نصاری

اور اس سے پہلے وہ (یہود و نصاری) اسی نبی کے وسیلے سے کافروں پر فتح مانگتے تھے، تو جب تشریف لایا ان کے پاس وہ جانا پہچانا، اس سے منکر ہو بیٹھے تو اللہ کی لعنت منکروں پر (قرآن

حکیم، سورہ توبہ: ۸۹)

ذکر ولادت ولادت با سعادت کم بعد

(۸)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

(۶۸۱ھ --- ۶۸۷ء)

علامہ زرقانی نے بحوالہ تنویر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ وہ (یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ) اپنے گھر میں اپنے اہل و عیال اور چند افراد قوم کو جمع کر کے ان کے سامنے وقائع ولادت بیان فرما رہے تھے اور حمد الہی اور درود رسالت پناہی میں مصروف تھے کہ اچانک سرور دو جہاں، شفیع مجرماں (صلی اللہ علیہ وسلم) تشریف لے آئے اور ان کا یہ حال ملاحظہ فرما کر نہایت خوش ہوئے اور فرمایا:-

حلت لکم شفاعتی

میری شفاعت تم پر حلال ہوگئی (یعنی لازم ہوگئی)

(مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ: مواظظ مظہری، ۱۹۷۰ء، کراچی، ص ۱۸۶-۱۸۷)

(۹)

صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت
حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ (م۔ ۵۰ھ)
دربار رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں

حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ اپنے والد یعنی
صحابی رسول حضرت عروہ بن زبیر بن العوام رضی اللہ عنہم (جو
عشرہ مبشرہ میں ہیں اور مدینہ منورہ کے مشہور عالم و فقیہ بھی
ہیں) روایت کرتے ہیں:-

حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں کہ رسول
اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مسجد (نبوی شریف) میں حسان بن
ثابت (رضی اللہ عنہ) کے لئے منبر رکھا کرتے تھے تاکہ وہ اس
پر کھڑے ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں
فخریہ اشعار پڑھیں یا آپ نے فرمایا، رسول اللہ (صلی اللہ علیہ
وسلم) کی طرف سے کفار کے الزامات کا جواب دیں۔۔۔۔۔
اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) حسان (رضی اللہ عنہ) کے

لئے فرماتے، " اللہ تعالیٰ روح المقدس (حضرت جبرئیل علیہ السلام) سے حسان (رضی اللہ عنہ) کی مدد فرمائے"۔ جب تک کہ وہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے کفار کے الزامات کا جواب دیتے رہیں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعریف میں فخریہ اشعار پڑھتے رہیں۔

(۱) ابو داؤد شریف، ج ۲، ص ۳۳۶، (۲) شرح شمائل ترمذی شریف (سید محمد امیر شاہ گیلانی)، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء، ص ۳۲۸

ﷺ

توشہ میں، غم و اشک کا ساماں بس ہے
افنان دلِ زار، ہمدی خواں بس ہے

رہبر کی رہ نعت میں گر حاجت ہو
نقش قدمِ حضرتِ حقاں بس ہے

(۱۰)

امام المحدثین امام مالک بن انس

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(م-۱۷۹ھ / ۶۷۵ء)

امام المحدثین جب حدیث پاک بیان فرماتے تو یہ اہتمام فرماتے۔۔۔۔۔ پہلے غسل فرماتے، خوشبو لگاتے، نئے کپڑے پہنتے، طیلسان اوڑھتے اور عمامہ باندھتے، چادر سر مبارک پر رکھتے۔۔۔۔۔ ان کے لئے۔۔۔۔۔ ایک تخت مثل عروس بچھایا جاتا۔۔۔۔۔ اس وقت باہر تشریف لاتے اور نہایت خضوع و خشوع سے اس پر جلوس فرماتے اور جب تک حدیث بیان فرماتے، اگر سلگاتے اور اس تخت پر اسی وقت بیٹھتے تھے جب نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی حدیث بیان کرنی ہوتی۔

عرض کیا گیا، آپ اتنا اہتمام کیوں فرماتے ہیں؟ فرمایا۔۔۔۔۔ مجھے تعظیم رسول سے پیار ہے، میں بغیر وضو اور سکون و وقار کے حدیث بیان نہیں کرتا۔

(اقامتہ القیامہ (۱۲۹۹ھ)، مطبوعہ لاہور ۱۹۷۰ء، ص ۴۴، بحوالہ قاضی

عیاض: شفا شریف)

محدث کبیر علامہ ابن جوزی

(م-۵۹۷ھ / ۱۲۰۱ء، بغداد شریف)

یہ عمل حسن (مہفل میلاد) ہمیشہ سے حرمین شریفین یعنی مکہ و مدینہ، مصر، یمن و شام، تمام بلاد عرب اور مشرق و مغرب کے رہنے والے مسلمانوں میں جاری ہے اور وہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محفلیں قائم کرتے اور لوگ جمع ہوتے ہیں۔

(محدث ابن جوزی: المیلاد النبوی، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۷ء، ص ۳۳، ۳۵)



ﷺ

اللہ کی سرتابقدم، شان ہیں یہ
ان سا نہیں انساں، وہ انساں ہیں یہ

قرآن تو ایساں، بتاتا ہے انہیں
ایساں یہ کہتا ہے، مری جان ہیں یہ!

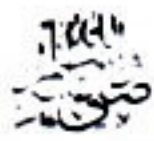
ابوالعباس تقی الدین ابن تیمیہ ہرانی

(م - ۷۲۸ھ / ۱۳۲۸ء)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میلاد کی تعظیم اور سالانہ محفل میلاد کا انعقاد بعض لوگ کرتے ہیں اور اچھے ارادے اور نیک نیت سے اس محفل کو منعقد کرنے والے کے لئے حسن قصد کی بدولت اس میں اجر عظیم ہوتا ہے نیز اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و تکریم ہے۔

(محمد بن علوی المالکی الحسینی : حول الاحتفال بالمولد النبوی

الشریف . مطبوعہ لاہور ۱۹۸۳ء . ص ۲۱)



کچھ اور طریقے ، غم جاناں ، نہ بتائے
دیوانہ ہے ، جو قیس کو ، دیوانہ بتائے

اے راستہ والو! جسے کچھ ، داں کی خبر ہو
نہ نہیں ، یار کا ، کاشانہ بتائے!

(۱۴)

حافظ ابو الفضل حلقاب الدین احمد

معروف بابن حبر عسقلانی

(م - ۸۵۲ھ / ۱۴۴۸ء)

حضور علیہ الصلوہ والسلام مدینہ شریف تشریف لائے تو وہاں کے یہودیوں کو عاشورہ کا روزہ رکھتے ہوئے دیکھا تو ان سے دریافت فرمایا کہ ----- "تم عاشورہ کا روزہ کیوں رکھتے ہو؟" ----- انہوں نے کہا ----- "یہ دن نہایت مقدس ہے، مبارک ہے، اسی دن اللہ تعالیٰ نے فرعون کو غرق فرمایا اور موسیٰ (علیہ السلام) کی نجات بخشی اور ہم تعظیماً اس دن کا روزہ رکھتے ہیں" ----- حضور علیہ الصلوہ والسلام نے فرمایا ----- "ہم موسیٰ (علیہ السلام) کا دن منانے میں تم سے زیادہ حقدار ہیں" ----- پس حضور علیہ الصلوہ والسلام نے

خود بھی روزہ رکھا اور صحابہ کو روزہ رکھنے کا حکم دیا۔
 (معلوم ہوا جس دن اللہ تعالیٰ کی خاص نعمت کا
 نزول ہو یا کسی مصیبت سے نجات ہو نہ صرف
 اسی دن بلکہ ہر سال اس تاریخ کو اللہ تعالیٰ کا
 شکر ادا کرنا چاہیے)۔

(شاہ احمد سعید مجددی: اثبات المولد و القیام، مطبوعہ لاہور
 ۱۹۸۳ء ص ۲۳)



پوچھتے کیا ہو، عرش پر یوں گئے مصطفیٰ کر یوں؟
 کیف کے پر جہاں ملیں، کوئی بتائے کیا کر یوں؟

تصردنی کے راز میں، عقلیں تو گم ہیں جیسی ہیں
 زورِ قدس سے پوچھیے، تمہنے بھی کچھ سنا کر یوں؟

دل کو ہے فکر کس طرح، مردے جلاتے ہیں حضور؟
 لے نہیں ندا، لگا کر ایک، مٹو کر اسے بتا کر یوں!

باغ میں شکوہ مل تھا، بھر میں پہنے پہنے گل؟
 لاکھ ہے ان کے ذکر سے، خیر وہ یوں بڑا کر یوں!

جو کہے شعروہ پاس شمع، دونوں کا خون کیونکر آئے
 لائے پیش جلوہ، زمزمہ رضت کر یوں!



علامہ شہاب الدین احمد بن محمد معروف بامام قسطلانی

(م - ۹۲۳ھ / ۱۵۱۷ء)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیدائش کے مہینے
میں اہل اسلام ہمیشہ سے محفلیں منعقد کرتے آئے ہیں اور
خوشی کے ساتھ کھانے پکاتے رہے اور دعوت طعام کرتے
رہے ہیں۔ اور ان راتوں میں انواع و اقسام کی خیرات کرتے
رہے اور سرور ظاہر کرتے چلے آئے ہیں۔

(امام قسطلانی: مواہب اللدنیہ، مطبوعہ مصر، ج ۱، ص ۲۷)



یارت عطا ہو مجھ کو ولا ان کے نام کی
شیدا پہ جن کے آتش دوزخ حرام کی!

صدقہ اُنہیں کا ان کے غضب سے بچا مجھے!
دشمن پہ جن کے نعمت جنت حرام کی!

شیخ عبدالمقصد محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

(م-۱۰۵۲ھ / ۱۶۲۲ء)

اے اللہ میرا کوئی عمل ایسا نہیں جسے تیرے دربار میں پیش کرنے کے لائق سمجھوں۔ میرے اعمال فساد نیت کا شکار ہیں۔ البتہ مجھ فقیر کا ایک عمل محض تیری ہی عنایت سے اس قابل ہے اور وہ یہ ہے کہ مجلس میلاد کے موقع پر کھڑے ہو کر سلام پڑھتا ہوں اور نہایت ہی عاجزی و انکساری، محبت و خلوص کے ساتھ تیرے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہوں۔

اے اللہ!

وہ کونسا مقام ہے جہاں میلاد پاک سے بڑھ کر تیری

طرف سے خیر و برکت کا نزول ہوتا ہے؟

اس لئے، اے ارحم الراحمین!۔۔۔۔۔ مجھے پکا یقین

ہے کہ میرا یہ عمل کبھی رائیگاں نہیں جائے گا بلکہ

تیری بارگاہ میں قبول ہوگا اور جو کوئی درود و سلام

پڑھے اور اس کے ذریعہ سے دعا کرے، وہ کبھی

مسترد نہیں ہوگی۔

(شیخ عبدالحق محدث دہلوی: اخبار الاخیار، (ترجمہ اردو) مطبوعہ کراچی، ص ۶۲۳)

ارشاد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

جب مجھے غسل دے چکو اور کفن دے چکو تو میرے تحت کے سامنے درود پیش کرنا پھر چلے جانا۔۔۔۔۔ پھر سب سے پہلے جو درود پیش کرے گا وہ جبرئیل (علیہ السلام) ہوں گے، پھر میکائیل (علیہ السلام)، پھر اسرافیل (علیہ السلام)، پھر ملک الموت (عزرائیل علیہ السلام)۔۔۔۔۔ یہ سب کے سب اپنے اپنے فرشتوں کے لشکروں کے ساتھ آئیں گے۔۔۔۔۔ پھر تم فوج در فوج میرے پاس آنا اور مجھ پر درود پڑھنا اور خوب خوب سلام بھیجنا۔۔۔۔۔

(فتاویٰ رضویہ، ج ۳، ص ۵۴، مطبوعہ مبارک پور بحوالہ)۔ (۱) سلیمان بن احمد اللخمی الطبرانی (۲- ۵۳۶۰) المعجم الکبیر۔ (۲) ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحاکم (۲- ۵۴۰۵): المستدرک۔ (۳) ابو بکر احمد بن الحسین البیہقی (۲- ۵۴۵۴): السنن الکبریٰ

تعمیل ارشاد

جب مرد فارغ ہو گئے، عورتیں حاضر ہوئیں، اور جب عورتیں فارغ ہو گئیں تو بچے حاضر ہوئے، جس طرح نماز میں مردوں، عورتوں اور بچوں کی صفوں کی ترتیب ہوتی ہے۔ (یعنی سب نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد اطہر کے سامنے صف بہ صف کھڑے ہو کر درود و سلام پیش کیا)

(عبدالحق محدث دہلوی: مدارج النبوة، ج ۲، ص ۵۴)

حضرت شاہ احمد سعید مجددی

(م - ۱۲۷۷ھ / ۱۸۶۰ء، مدینہ منورہ)

جس طرح آپ خود اپنی ذات پر درود و سلام بھیجا کرتے تھے ہمیں چاہئے کہ ہم آپ کے میلاد کی خوشی میں جلسہ کریں۔ کھانا کھلائیں اور دیگر عبادات اور خوشی کے جو طریقے ہیں (ان کے) ذریعے شکر بجالائیں۔

(شاہ احمد سعید مجددی : اثبات المولد و القیام . مطبوعہ لاہور

۱۹۸۳ء . ص ۲۲)

حضرت شاہ امداد اللہ مہاجر مکی

(م - ۱۳۱۷ھ / ۱۸۹۹ء، مکہ مکرمہ)

اس میں تو کسی کو کلام ہی نہیں کہ نفس ذکر
ولادت شریف حضرت فخر آدم، سرور عالم صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم موجب خیرات و برکات
دنوی و اخروی ہے۔

اور مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولد میں
شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر ہر
سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف و لذت
پاتا ہوں۔

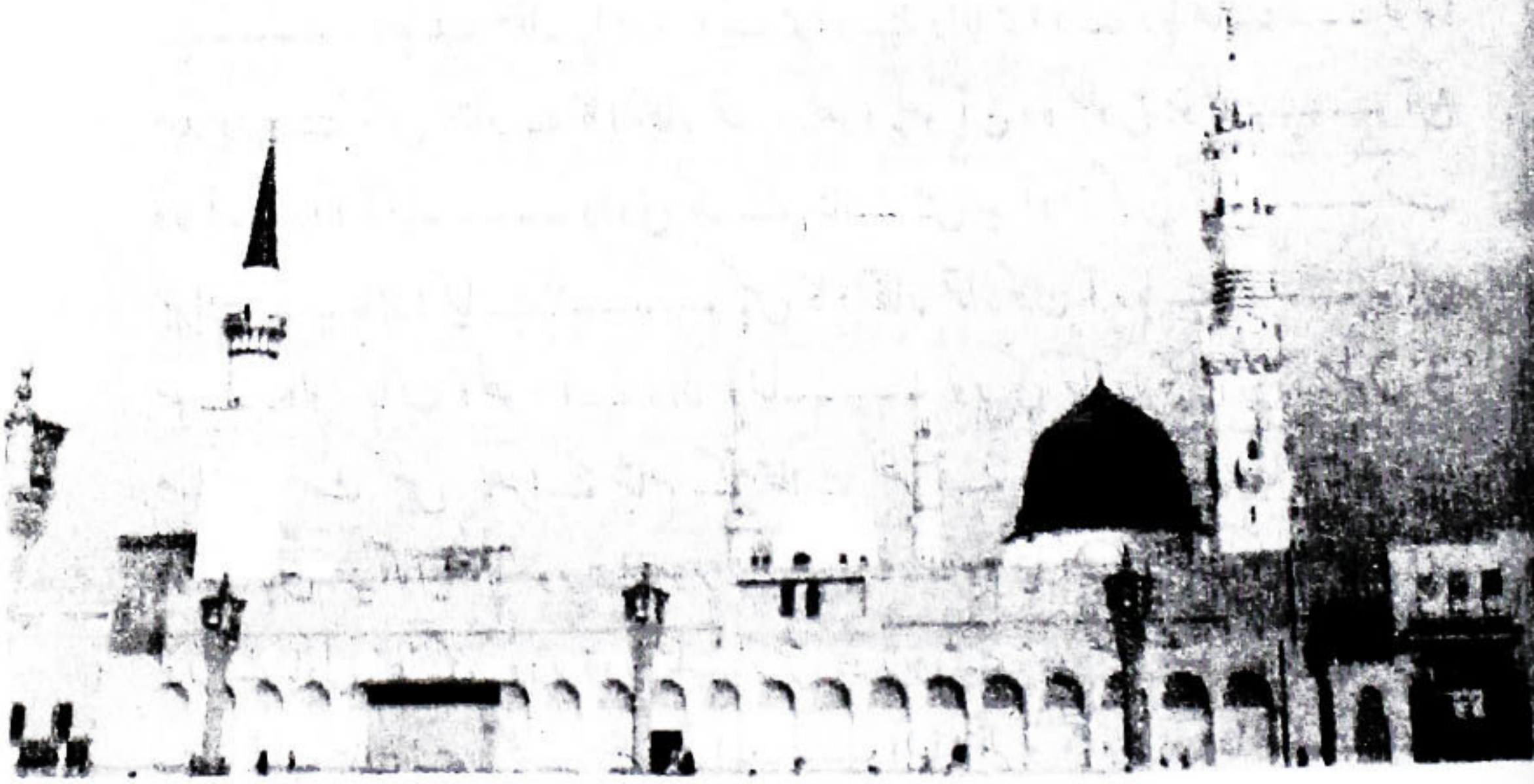
(حاجی امداد اللہ مہاجر مکی : فیصلہ ہفت مسئلہ، مطبوعہ، لاہور

۱۹۸۶ء، ص ۵، ۱۱۱)

شیخ محمد بن علوی المالکی الحسینی
(استاد مسجد حرام، مکہ مکرمہ)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی میلاد شریف
کے دن کی اہمیت اور ضرورت کے پیش نظر اسے بہت بڑا اور
عظیم واقعہ قرار دیتے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کا شکر ادا فرماتے
کہ یہ آپ کے لئے بہت بڑا انعام و اکرام و نعمت ہے نیز اس
لئے کہ تمام کائنات پر آپ کے وجود مسعود کو فضیلت حاصل
ہے۔

(محمد بن علوی المالکی : حول الاحتفال بالمولد النبوی الشریف .
مطبوعہ لاہور ۱۹۸۳ء . ص ۸-۹)



مسجد نبوی شریف

مدینہ منورہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(۲۰)

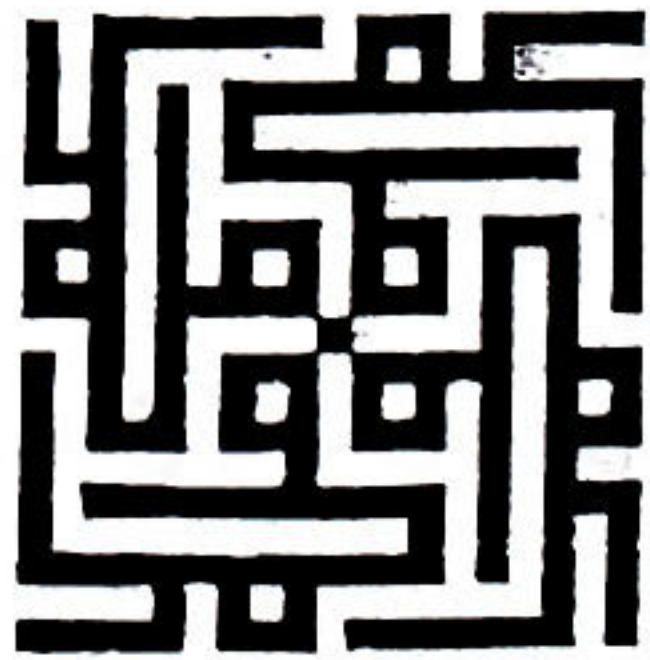
انقلاب حسین

چاند چمک رہا ہے . ستارے کھل رہے ہیں . نور کی پھوار پڑ رہی ہے۔۔۔۔۔ اچانک غلغلہ پیا ہوا . ایک ندادینے والا ندادے رہا تھا۔۔۔۔۔ لوگو! صدیوں سے جس ستارے کا انتظار تھا . دیکھو دیکھو آج وہ طلوع ہو گیا۔۔۔۔۔ آج وہ آنے والا آگیا۔۔۔۔۔ وادی مکہ کے سناٹے میں یہ آواز گونج گئی۔۔۔۔۔ سب حیران کہ یہ ماجرا کیا ہے؟۔۔۔۔۔ کس کا انتظار تھا . کون آ رہا ہے؟۔۔۔۔۔ ہاں سونے والو . جاگ اٹھو . آنے والا آگیا۔۔۔۔۔ نور کی چادر پھیل گئی . میلوں کی مسافیں سمٹ گئیں . بھرائے شام کے محلات نظر آنے لگے . 'سارے عالم میں اجالا ہو گیا . ہاں . یہ کون آیا سویرے سویرے؟۔۔۔۔۔ وہ کیا آئے رحمت کی برکھا آگئی . نور کے بادل چھا گئے . دور دور تک بارش ہو رہی ہے . حد نظر تک نور کی چادر تنی ہے . عجب سماں ہے . عجب منظر ہے!۔۔۔۔۔ ایسا منظر تو کبھی نہ دیکھا تھا!۔۔۔۔۔ تاریکیاں چھٹ گئیں . روشنیاں بکھر گئیں . جدھر دیکھو نور ہی نور . جدھر دیکھو بہار ہی بہار۔۔۔۔۔ تازگی انگڑائیاں لے رہی ہے . مسرتیں پھوٹ رہی ہیں . رنگینیاں اپنا رنگ دکھا رہی ہیں . سارا عالم نہایا ہوا ہے . ذرے ذرے پر مستی چھائی ہوئی ہے۔۔۔۔۔ ہاں یہ اجلا اجلا سماں . یہ مہکی مہکی سی فضا میں . یہ مست مست ہوائیں . جھوم جھوم کر جشن بہاراں کے گیت گارہی ہیں۔

ہاں بہار آئی . بہار آئی۔۔۔۔۔ زندگی میں بہار آئی . دماغوں میں بہار آئی . دلوں میں بہار آئی . روحوں میں بہار آئی . علم و حکمت میں بہار آئی . تہذیب و تمدن میں بہار آئی . فکر و شعور میں بہار آئی . عقل و خرد میں بہار آئی۔۔۔۔۔

برسوں کی ہتھکڑیاں کٹ گئیں، صدیوں کی بیڑیاں ٹوٹ گئیں، گھٹی گھٹی سی فضا میں بدل گئیں، مندی مندی سی آنکھیں روشن ہو گئیں، بجھی بجھی سی طبیعتیں سنبھل گئیں، رندھی رندھی سی آوازیں کھنکھانے لگیں۔۔۔۔۔ ڈوبتے ہوئے ابھرنے لگے، سہمے ہوئے چمکنے لگے، روتے ہوئے ہنسنے لگے۔ صدیوں کے دبے ہوئے، پے ہوئے سرفراز ہونے لگے، خون کے پیاسے محبت کرنے لگے، ہارنے والے جیتنے لگے۔۔۔۔۔ بکھرے ہوئے خیال یک جا ہو گئے، منتشر قوتیں سمٹ گئیں، ضعیف و ناتواں ایک قوت بن کر ابھرے اور دنیا نے پہلی مرتبہ جانا کہ انسان احسن تقویم میں بنایا گیا، "اشرف المخلوقات" کے منصب عالی پر فائز کر کے خلافت الہیہ سے سرفراز کیا گیا۔۔۔۔۔ زندگی نے ایسا سنگھار کیا کہ سب جھانکنے لگے، سب دیکھنے لگے، سب تھکنے لگے، سب بلائیں لینے لگے، سب فدا ہونے لگے، سب آرزوئیں کرنے لگے، سب تمنائیں کرنے لگے، وہ کیا آئے کائنات کا ذرہ ذرہ دل کش و دل ربا معلوم ہونے لگا۔

ہاں آج ان کی آمد آمد کا دن ہے، آج عید کا دن ہے، آج خوشی کا دن ہے۔۔۔۔۔ ایسا حسین انقلاب آیا کہ دنیا نے اس سے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔۔۔۔۔ ایسی بہار آئی کہ دنیا نے اس سے پہلے کبھی نہ دیکھی تھی۔۔۔۔۔ ایسا حسین انقلاب آیا کہ دنیا نے اس سے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ ہاں بے مثالی کی ہے مثال وہ حسن خوبی یار کا جواب کہاں؟



عیدوں کی عید

عید کا دن ہے، بچے خوشیاں منا رہے ہیں۔۔۔۔۔۔ وہ جان جاناں دیکھ دیکھ کر خوش ہو رہا ہے۔۔۔۔۔۔ فاروق اعظم حاضر ہوئے ہیں۔۔۔۔۔۔ بچوں کو تنبیہ فرما رہے ہیں۔۔۔۔۔۔ یہ کیا ہو رہا ہے؟۔۔۔۔۔۔ مگر دیکھئے دیکھئے وہ جان جاں، وہ روف و رحیم، رحمتہ للعالمین فرما رہے ہے۔۔۔۔۔۔ چھوڑو چھوڑو، اے عمر! ان بچوں کو چھوڑ دو۔۔۔۔۔۔ ہاں! ہر قوم کی ایک عید ہوتی ہے۔ آج ہماری عید ہے^۱۔۔۔۔۔۔ اور دیکھئے دیکھئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری التجا کر رہے ہیں اور آپ ہاتھ اٹھائے پروردگار عالم سے دعا مانگ رہے ہیں۔

اے اللہ! اے پالنہارا آسمان سے ہمارے لئے (پکے پکائے کھانوں کے)

خوان اتار تاکہ وہ ہمارے اگلے اور پچھلوں کے لئے، عید ہو جائے^۲

جس دن آسمان سے کھانا اترے وہ دن "عید" ہو جائے تو غور فرمائیں کہ

جس دن وہ جان جاں تشریف لائے وہ دن "عیدوں کی عید" کیوں نہ ہو!۔۔۔۔۔۔ جس دن رزق اترے وہ دن، عید ہو جائے تو جس دن قاسم رزق اترے وہ دن "عید" کا دن کیوں نہ ہو؟۔۔۔۔۔۔ اللہ کے محبوبوں اور پیاروں کی ولادت کے دن معمولی دن نہیں۔۔۔۔۔۔ رب کریم حضرت یحییٰ علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے فرما رہا ہے:-

اور سلامتی ہے اس دن جس دن پیدا ہو۔^۳

اور دیکھئے دیکھئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام، ایک طفل شیر خوار، گوارے

میں لیٹے کیا فرما رہے ہیں:-

اور سلامتی مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا^۴

اللہ اللہ یوم ولادت کا ذکر فرما کر دنیا والوں کو بتا دیا کہ دنیا میں آنے

والے آتے ہی ہیں مگر ہمارے محبوبوں اور پیاروں کا آنا کچھ اور ہی بات

ہے۔۔۔۔۔ ان کی زندگی کا یہ دن یادگار دن ہے۔۔۔۔۔ ہاں سلام ہو اس دن پر!۔۔۔۔۔ بیشک یہ یادگار دن ہے۔
حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے "پیر" کے دن کے لئے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا:-

"میں پیر ہی کے دن پیدا ہوا ہوں اور پیر کے دن مجھ پر وحی نازل ہوئی اور پیر کے دن ہجرت کی ہے۔"

جس دن اللہ کے محبوبوں کی زندگی میں کوئی اہم واقعہ پیش آتا ہے اس دن کو "ایام اللہ" میں شمار کر لیا جاتا ہے اور جو واقعہ پیش آتا ہے اسے شعائر اللہ^۱ قرار دیا جاتا ہے۔۔۔۔۔ سبحان اللہ!۔۔۔۔۔ کیوں نہ ہو جب کہ ان کا ہاتھ اپنا ہاتھ اور ان کی زبان اپنی زبان قرار دے۔۔۔۔۔ تو پھر ان کے دن اس کے دن اور ان کی ادائیں، اس کی ادائیں کیوں نہ ٹھہریں؟۔۔۔۔۔ یہ ایک رمز محبت ہے جس کو محبت والے ہی سمجھ سکتے ہیں۔۔۔۔۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پل سے اُتادو، راہ گزر کو خبہ نہ ہو
جبریل پر پھائیں تو پڑ کو خبہ نہ ہو

ایسا گناہ سے اُن کی ولا میں خدا ہمیں
دُھنڈھا کرے، پر اپنی خبر کو خبر نہ ہو

اے خار طیبہ دیکھ کہ دامن نہ بیگ جائے!
یوں دل میں آ کہ دیدہ تر کو خبر نہ ہو

اے شوقی دل یہ سجدہ گر اُن کو روا نہیں
اچھا وہ سجدہ کیجے کہ سر کو خبر نہ ہو

اُن کے سوا رضا کوئی حامی نہیں، جہاں
گزا کرے پسر پہ، پدر کو خبر نہ ہو

ذکر!۔۔۔۔۔ ہم کو نیک دلی سے اپنے طرز فکر اور طرز عمل کا محاسبہ کرنا چاہئے۔ دشمنان اسلام کے ہاتھ مضبوط نہ کرنے چاہئیں۔۔۔۔۔ ہم غیر شعوری طور پر بہت سی غلطیاں کرتے چلے جاتے ہیں اور کوئی جگانے والا ہم کو نہیں جگاتا۔۔۔۔۔ حیف صد حیف!۔۔۔۔۔ اللہ اکبر! اس کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان تو یہ ہے کہ۔۔۔۔۔ آنے سے پہلے ہی وہ کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) جانا پہچانا تھا۔۔۔۔۔ قرآن حکیم شاہد ہے (بقرہ: ۱۳۶)۔۔۔۔۔ کوئی بھی شخصیت جب ہی جانی پہچانی ہوتی ہے جب اس کا بار بار ذکر کیا جائے۔۔۔۔۔ جس کا ذکر نہ کیا جائے وہ بھلا دی جاتی ہے۔۔۔۔۔ تو قرآن حکیم سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے دوسری امتوں نے آپ کا اتنا ذکر کیا، اتنا ذکر کیا کہ لوگ آپ کو اس طرح جاننے پہچاننے لگے جیسے اپنے بچوں کو (بقرہ: ۱۳۶)۔۔۔۔۔ غور فرمائیں جب تشریف آوری سے پہلے اتنا ذکر کیا گیا تو پھر تشریف آوری کے بعد امت محمدیہ کو کتنا ذکر کرنا چاہئے؟۔۔۔۔۔ اس سوال کا جواب عقل سلیم سے پوچھئے۔

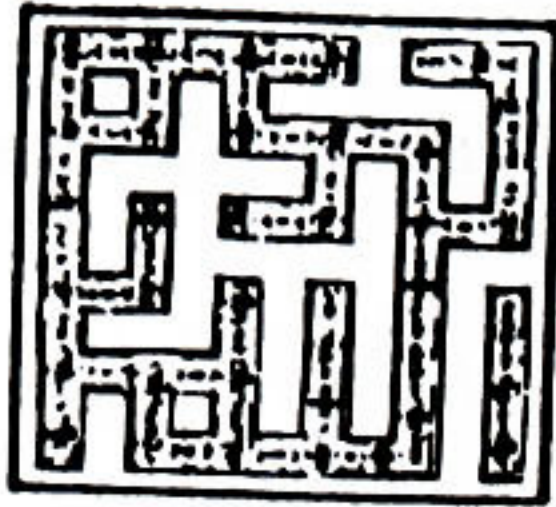
بیشک محبت نہیں تو کچھ نہیں۔۔۔۔۔ ساری عبادتیں، ساری ریاضتیں، ساری شب بیداریاں، زہد و تقویٰ کی ساری داستانیں۔۔۔۔۔ سب ہیچ ہیں۔ ہاں
مستی عشق مصطفیٰ قریب بہ قریب، کو بہ کو
بادہ فیض، جام جام، کیف عطا، سیو سیو



(۲۳)

جشن بہار

ہاں ذکر تھا ولادت با سعادت پر خوشیاں منانے اور شادیاں رچانے کا۔۔۔۔۔ ۶۱۰ء میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان نبوت فرمایا اور اسی کے ساتھ ساتھ پھر اپنا عقیقہ کیا^{۱۵} اور اس طرح گویا جشن ولادت فرمایا۔۔۔۔۔ یہی نہیں آپ نے منبر پر کھڑے ہو کر اپنا حسب و نسب اور حالات زندگی بیان فرمائے^{۱۶}۔۔۔۔۔ حضرت آدم علیہ السلام کا ذکر ولادت فرمایا۔^{۱۷} حضرت ابراہیم۔ حضرت موسیٰ۔ حضرت عیسیٰ علیہم السلام کے حالات بیان فرمائے^{۱۸}۔۔۔۔۔ بعض صحابہ کرام کو حکم دیا اور انھوں نے آپ کا ذکر ولادت اور شمائل و فضائل بیان کئے اور آپ نے خود سماعت فرمائے۔۔۔۔۔ دربار رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم میں متعدد صحابہ نے نعتیہ قصائد پیش کئے، آپ خوش ہوئے اور دعائیں دیں^{۱۹}۔۔۔۔۔ ۶۳۰ھ/۶۳۰ء میں غزوہ تبوک سے واپسی پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہیں، آپ کے عم محترم حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے ہیں اور ذکر ولادت کے لئے اجازت طلب فرما رہے ہیں۔۔۔۔۔ دربار رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مل گئی۔ خوشی خوشی، لہک لہک کے یہ منظوم مولود نامہ پیش فرما رہے ہیں:-



حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ

من قبلها طبت فی الظلال و فی
مستودع حیث یخصف الورق

ثم هبطت البلاد ولا بشر
انت و لامضفته و لاعلق

بل نطفة تركب السفین وقد
الجم نسرا و اهلہ الفرق

تنقل من صالب الی رحم
اذا مضى عالم بدا طبق

وردت نار الخلیل مکتما
فی صلبه انت کیف یحترق

حتى احتوى بیتک المہین من
خندف علیا تحتها النطق

وانت لما ولدت اشرقت الا
رض وضانت بنورک الافق

فنحن فی ذلک الضیاء و فی الزم
ور وسبل الرشاد فحترق

- ۱۔۔۔ آپ پہلے سایوں میں تھے اور منزل مخصوص میں تھے جہاں
پتوں سے بدن ڈھانپا گیا۔
- ۲۔۔۔ پھر آپ بلاد میں اترے، اس وقت آپ نہ بشر تھے، نہ گوشت
پوست اور نہ خون بستہ۔
- ۳۔۔۔ بلکہ وہ آب صافی جو کشتی پر سوار تھا جب طوفان نے بت "و
نسر" کے پوجنے والوں کو ڈبو ڈالا۔
- ۴۔۔۔ آپ صلب سے رحم کی طرف منتقل ہوتے رہے۔ یوں ایک
عالم سے گزر کر دوسرے عالم میں آتے رہے۔
- ۵۔۔۔ آپ آتش خلیل میں چھپے چھپے داخل ہوئے، جب ان کے
صلب میں تھے وہ کیوں کر جلتے؟
- ۶۔۔۔ تا آن کہ آپ کا محافظ وہ عظیم الشان گھرانہ ہوا جو بلند مرتبہ
ہے۔

۷۔۔۔ جب آپ پیدا ہوئے، آپ کے نور سے زمین چمک اٹھی اور
آفاق روشن ہو گئے۔

۸۔۔۔ تو اب ہم اس ضیاء نور میں ہیں اور ہدایت کے راستوں پر
چل رہے ہیں۔^{۲۰}

دربار رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ پہلا ذکر ولادت تھا جس کا
سلیقہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ہم کو بتایا۔۔۔۔۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ
الکریم نے بھی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ولادت اور آپ کے فضائل و
شمائل بیان فرمائے^{۲۱}۔۔۔۔۔ اور ذکر رسول کی محفل سجانے کا سلیقہ جلیل القدر
امام، حضرت مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سکھایا۔ جب آپ محبوب کی
باتیں سناتے اور ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تو کیا کرتے؟ توجہ فرمائیے اور
ذرا غور سے:-

پہلے غسل فرماتے، خوشبو لگاتے، نئے کپڑے پہنتے، طیلسان اوڑھتے اور
عمامہ باندھتے، چادر سر مبارک پر رکھتے،۔۔۔۔۔ ان کے لئے ایک

تخت مثل عروس بچھایا جاتا۔۔۔۔۔ اس وقت باہر تشریف لاتے اور نہایت خضوع و خشوع سے اس پر جلوس فرماتے اور جب تک حدیث بیان کرتے اگر سلگاتے اور اس تخت پر اس وقت بیٹھتے تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرنی ہوتی ^{۲۲}

عرض کیا گیا آپ اتنا اہتمام کیوں فرماتے ہیں؟۔۔۔۔۔ فرمایا:-
مجھے تعظیم رسول سے پار ہے، میں بغیر وضو اور سکون و وقار کے حدیث بیان نہیں کرتا۔ ^{۲۳}

اللہ اللہ یہ تھے۔ امام دارالہجرت، امت مسلمہ کے امام جنہوں نے عمر بھر امت مسلمہ کو قرآن و حدیث کا درس دیا۔

اگر ادب سیکھنا ہے تو ان سے سیکھئے۔۔۔۔۔ اگر تعظیم کا سلیقہ سیکھنا ہے تو ان سے سیکھئے۔۔۔۔۔ یہ سلسلہ آگے بڑھتا گیا اور رفتہ رفتہ قانون الہی کے مطابق منظم و مربوط ہوتا گیا۔۔۔۔۔ خلفائے راشدین، تابعین، تبع تابعین اور علمائے امت نے سنتوں کو ایک نظم دیا۔۔۔۔۔ گھر بنانے والے نے گھر بنایا اور سجانے والوں نے اس کو خوب سجایا اور سجانے کا حق ادا کر دیا، اللہ تعالیٰ ان سے راضی رہے اور ان پر اپنی بیکراں رحمتیں نازل فرمائے آمین!

محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم تیسری چوتھی ہجری میں نظم میں آچکی تھی پھر آج سے سات سو برس پہلے ایک نیک باطن اور متقی انسان عمر بن ملا محمد موصلی علیہ الرحمہ نے اس کو باضابطہ قائم کیا ^{۲۴}۔۔۔۔۔ ان کی پیروی میں مجاہد کبیر سلطان صلاح الدین ایوبی کے عزیز سلطان اربل ملک ابو سعید مظفر الدین نے ساتویں صدی میں سرکاری سطح پر جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منایا۔۔۔۔۔ ابن خلکان اربلی شافعی (م - ۶۸۱ھ / ۱۲۸۳ء) اس جشن کے عینی شاہد ہیں ^{۲۵}۔۔۔۔۔ تاریخ مرآہ الزماں کے مطابق اس جشن پر لاکھوں روپے خرچ کئے جاتے تھے ^{۲۶}۔۔۔۔۔ ساتویں صدی ہجری کے آغاز میں ایک جلیل القدر عالم ابو الخطاب عمر بن حسن دجیہ کلبی اندلسی بلنسی (م - ۶۳۰ھ / ۱۲۳۲ء) نے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک کتاب لکھی جس کا عنوان تھا التنوہرفی مولد السراج

العنبر۔۔۔۔۔یا۔۔۔۔۔التنوير في مولد البشير والذير^{۲۷}۔۔۔۔۔عالم
 موصوف ۶۰۴ھ / ۱۲۰۷ء میں سلطان اربل ابو سعید مظفر الدین کے دربار میں حاضر
 ہوئے اور یہ کتاب پیش کی جس پر ان کو ایک ہزار اشرفیاں انعام میں ملیں^{۲۸}
 ۔۔۔۔۔شاہان اسلام کے دل میں میلاد پاک کی یہ قدر و منزلت تھی۔۔۔۔۔
 سلطان اربل کے علاوہ دوسرے بادشاہوں نے بھی جشن عید میلاد النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم منایا مثلاً شاہ مصر نے یہ جشن منایا جس کے عینی شاہد علامہ ابن جزری
 ہیں۔ وہ اس جشن میں شریک ہوئے^{۲۹}۔۔۔۔۔اس جشن میں ایک ہزار مثقال
 سونا خرچ کیا جاتا تھا۔۔۔۔۔سلطان ابو حمو موسیٰ تلمسانی اور ان سے قبل مغرب
 اقصیٰ اور اندلس کے سلاطین جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منایا کرتے
 تھے^{۳۰}۔۔۔۔۔اس جشن کی تفصیل ابو عبد اللہ تونسلی ثم تلمسانی نے اپنی تصنیف
 'راح الارواح' میں بیان کی ہے۔

(۲۴)

استقبال بہار

یہ تو تھیں جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں۔۔۔۔۔لیکن
 ساتویں یا آٹھویں صدی ہجری کی بات ہے کہ جلیل القدر عالم امام تقی الدین سبکی
 شافعی (۳۸۶ھ / ۷۵۶ھ) کی خدمت میں علمائے وقت حاضر ہیں، مجلس جمی ہے،
 حاضرین میں علماء ہی علماء ہیں۔۔۔۔۔کسی عالم نے اس مجلس مبارک میں امام
 صرصری کے نعتیہ اشعار پڑھے، وہ امام صرصری جنہیں علامہ محمد بن یوسف شافعی
 صالحی نے 'سبل الہدی والرشاد' میں "حسان وقت" اور سرکار دو عالم صلی اللہ
 علیہ وسلم کا عاشق صادق کہا ہے۔ اور اہل حدیث عالم مولوی نذیر حسنی دہلوی نے
 'امام جلیل' اور 'مجتہد کبیر' لکھا ہے۔ ہاں جب اس محفل پاک میں اس
 عاشق صادق کے یہ اشعار پڑھے گئے:-

قلیل لمدح المصطفى الخط بالذهب
 علی فضة من خط احسن کتب
 وان ينهض الاشراف عند سماعه
 قیاما صیوفا او جثیا علی الرکب

ترجمہ:- حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح کے لئے
 یہ بھی کم ہی ہے کہ (یہ مدح) جو سب سے اچھا خوشنویس ہو
 اس کے ہاتھ سے چاندی کے پتر پر، سونے کے پانی سے لکھی
 جائے اور بیشک عزت و شرف والے حضور انور صلی اللہ علیہ
 وسلم کا ذکر جمیل سن کر صف بہ صف کھڑے ہو جاتے ہیں یا
 گھٹنوں کے بل دو زانو ہو جاتے ہیں۔^{۳۱}

یہ شعر سننا تھا۔ اچانک امام تقی الدین سبکی اور ان کے ساتھ ہی سارے
 علماء سرود کھڑے ہو گئے^{۳۲}۔۔۔۔۔۔ وہ کیا کھڑے ہوئے سارا عالم کھڑا
 ہو گیا۔۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ جب اپنے محبوب کی کسی اداء کو پسند فرماتے تو اسی طرح
 عام کر دیتے ہیں۔۔۔۔۔۔ آج عالم اسلام میں محفل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 میں سلام و قیام انہیں فاضل جلیل کی یادگار ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ یہ اللہ کے
 فرشتوں کی سنت ہے جس پر امام تقی الدین نے عمل فرمایا:-
 قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے:-

بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔^{۳۳}
 اور پھر اسی قرآن حکیم میں پروردگار عالم ان درود بھیجنے والوں کی قسم
 کھاتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:-

ان صف بستہ فرشتوں کی قسم^{۳۴}

پھر ۱۱ھ / ۶۳۶ء میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق
 مدینہ منورہ کے مردوں، عورتوں اور بچوں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے
 جسد اطہر کے سامنے کھڑے ہو کر درود و سلام پیش کیا۔ یہ صحابہ کرام کی بھی سنت
 ہے۔۔۔۔۔۔

اللہ کے فرشتوں اور اللہ کے محبوبوں کے اس عمل کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہنے والوں نے محبوب رکھا ہے۔ چنانچہ پاک و ہند کے مشہور عالم، مولوی محمد قاسم نانوتوی، مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی اشرف علی تھانوی اور ہم سب کے مخدوم و محترم حاجی محمد امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ (م۔ ۱۳۱۰ھ / ۱۸۹۲ء) تحریر فرماتے ہیں:-

اور مشرب فقر کا یہ ہے کہ محفل مولد میں شریک ہوتا ہے بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہے اور قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں۔^{۳۵}

بیشک ہر عاشق کو زیب دیتا ہے کہ وہ اس عاشق صادق کی پیروی کرے۔۔۔۔۔ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ محفلیں اور قیام و سلام کی یہ محفلیں آج سے نہیں صدیوں سے جاری و ساری ہیں۔۔۔۔۔ چھٹی صدی ہجری کے مشہور محدث علامہ ابن جوزی علیہ الرحمہ (م۔ ۵۹۷ھ / ۱۲۰۰ء) کا بیان ملاحظہ فرمائیں اور خود فیصلہ فرمائیں کہ محافل میلاد پاک دور جدید کی ایجاد ہیں یا صدیوں سے علماء اور صلحاء امت کا اس پر عمل رہا ہے۔۔۔۔۔ علامہ ابن جوزی فرماتے ہیں:-

یہ عمل ہمیشہ سے حرمین شریفین یعنی مکہ و مدینہ میں، مصر و یمن و شام، تمام بلاد عرب اور مشرق و مغرب میں ہر جگہ کے رہنے والے مسلمانوں میں جاری و ساری ہے اور وہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محفلیں قائم کرتے اور لوگ جمع ہوتے ہیں۔۔۔۔۔ اور ماہ ربیع الاول کا چاند دیکھتے ہی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ خوشیاں مناتے ہیں

۔۔۔۔۔ غسل کرتے ہیں

۔۔۔۔۔ عمدہ عمدہ لباس پہنتے

۔۔۔۔۔ زیب و زینت اور آرائشی کرتے

۔۔۔۔۔ عطر و گلاب چھڑکتے

----- سرمہ لگاتے

اور ان دنوں خوشی و مسرت کا اظہار کرتے ہیں اور جو کچھ میسر ہوتا ہے، نقد و جنس وغیرہ میں سے، خوب دل کھول کر لوگوں پر خرچ کرتے ہیں۔۔۔۔۔ اور میلاد مبارک کے سننے اور پڑھنے پر زیادہ تزک و احتشام کرتے ہیں۔۔۔۔۔ اور اس اظہار مسرت و خوشی کی بدولت خوب اجر و ثواب اور خیر و برکت، سلامتی و عافیت، کسادگی رزق، مال و دولت، اولاد، پوتوں، نواسوں میں زیادتی ہوتی ہے۔۔۔۔۔ اور آباد شہروں میں امن و امان اور سلامتی اور گھروں میں سکون و قرار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میلاد کی برکت سے رہتا ہے۔^{۳۶}

یہ تھے اس محدث وقت کے تاثرات جو عالم اسلام میں آج سے تقریباً ۹ سو سال پہلے پیدا ہوئے۔۔۔۔۔ اللہ اللہ! محبت والے کب سے اپنے محبوب کی یاد مناتے چلے آ رہے ہیں! حافظ ابو الخیر سخاوی نے لکھا ہے کہ مصر و اندلس و مغرب کے بادشاہ بڑی شان و شوکت سے جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم مناتے چلے آ رہے ہیں^{۳۷} اور نور الدین ابو سعید بورانی نے لکھا ہے کہ اس مبارک موقعہ پر اطراف و جوانب کے علماء جمع ہوتے ہیں اور یہ شان و شوکت دیکھ کر کافرو گمراہ لوگ جلتے ہیں^{۳۸}۔۔۔۔۔ پاکستان میں بھی سرکاری وغیر سرکاری سطح پر بڑے تزک و احتشام سے جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منایا جاتا ہے۔ ہم شعوری یا غیر شعور طور پر یہود و نصاریٰ اور کفار و مشرکیں کی عادتیں اور رسمیں قبول کرتے چلے جاتے ہیں حتیٰ کہ ان رسموں کو بھی اپنا رہے ہیں جنہوں نے معاشرے سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو مٹا دیا۔۔۔۔۔ وقت آ گیا ہے کہ ہم اپنے ضمیر سے پوچھیں کہ۔۔۔۔۔ اللہ کے محبوب اور پیارے زیادہ مستحق ہیں کہ ہم ان کی عادتیں اپنائیں یا اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن؟۔۔۔۔۔ یقیناً اللہ کے محبوب زیادہ مستحق ہیں۔۔۔۔۔ تو پھر قیل و قال اور حیل و حجت کو ترک کر کے ہم کو معقول راہ اختیار کرنی چاہیے اور اللہ کے

محبوبوں کی راہ پر چلنا چاہئے کہ قرآن حکیم نے اسی راہ کو صراطِ مستقیم کہا ہے ^{۳۹}
 ---- سچ یہ ہے کہ محفلِ میلادِ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اب ایک عالمی حقیقت
 بن چکی اور متفقہ طور پر ملتِ اسلامیہ کا اس پر عمل ہے ---- ذرا انسائیکلو پیڈیا
 آف اسلام اٹھائیں اور مقالہ نگار کا یہ فیصلہ سماعت فرمائیں۔

---- عملاً پوری دنیائے اسلام میں اس روز خوشی اور مسرت کا سماں
 ہوتا ہے۔ ^{۴۰}

---- آج تمام اسلامی دنیا میں جشنِ عیدِ میلادِ النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم متفقہ طور پر منایا جاتا ہے۔ ^{۴۱}

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
 جان ہیں وہ جہان کی، جان ہے تو جہان ہے

گود میں مالِ شباب، مالِ شباب کچھ نہ پوچھ
 گل بن باغِ نور کی، اور ہی کچھ اٹھان ہے

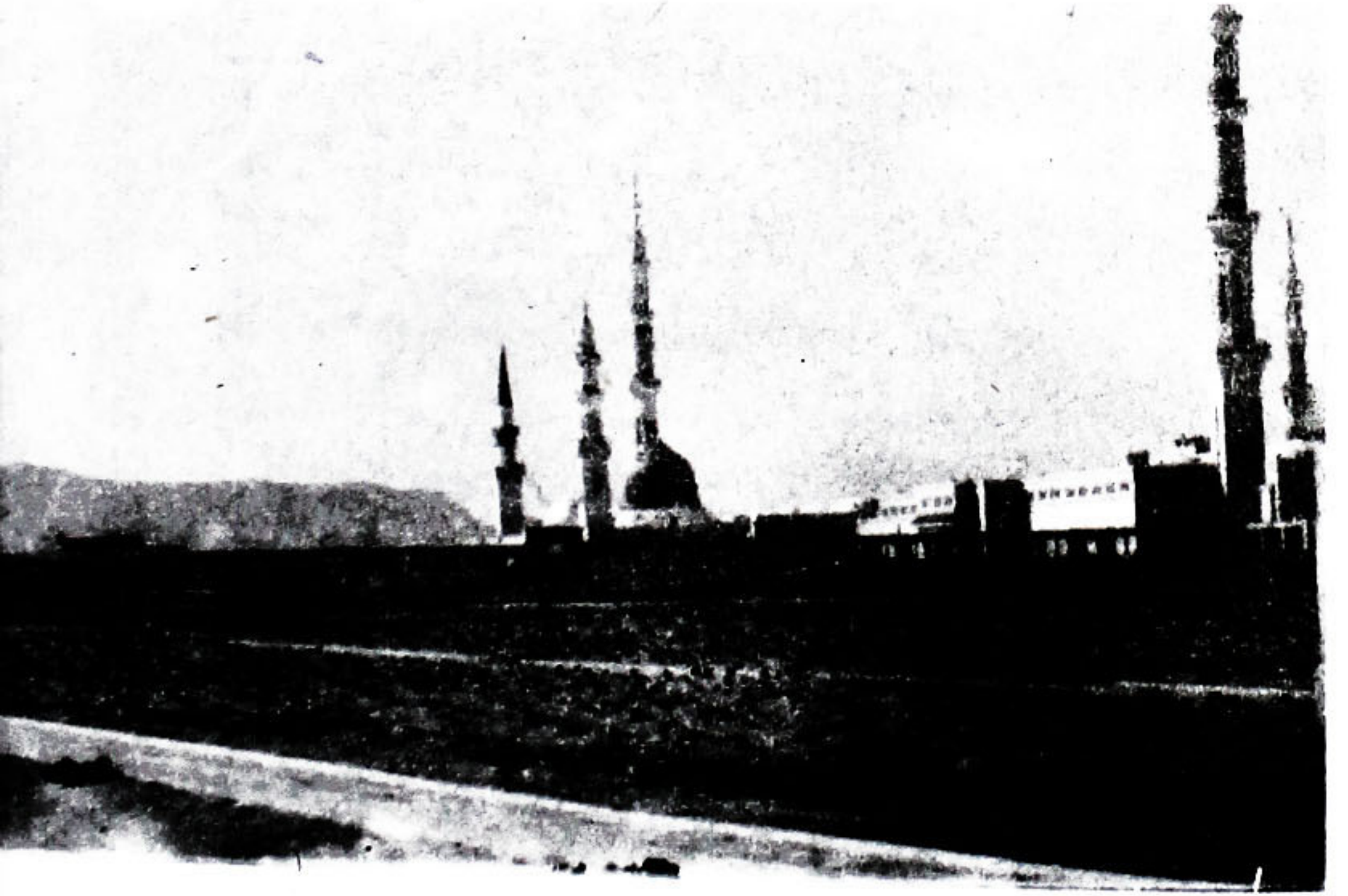
تجھ سا سیاہ کار کون ہے ان سا شفیع ہے کہاں!
 پھر وہ تجھی کو بھول جائیں، دل یہ ترا گمان ہے!

ہمیشہ نظر وہ تو بہار، سجدے کو دل ہے بے قرار
 روکے سر کو روکیے، ہاں یہی امتحان ہے

بارِ جلال اٹھایا، گرچہ کلیجہ شق ہوا
 یوں تو یہ ماہِ سبزہ رنگ، نظروں میں دھان پان ہے

خون نہ رکھ رضا ذرا، تو تو ہے عبدِ مصطفیٰ
 تیرے لیے امان ہے، تیرے لیے امان ہے





مسجد نبوی شریف

مدینہ منورہ

جمہور و جمہوریت

کاروان حیات رواں دواں ہے۔۔۔۔۔ اس کو قرار نہیں، یہ بے قرار ہے۔۔۔۔۔ نہ معلوم کب ارواح کو پیدا کیا گیا پھر وہ سفر کرتیں نہ جانے کب اس عالم آب و گل میں آئیں۔۔۔۔۔ حیران، پریشان۔۔۔۔۔ یہ دنیا ہے یا کوئی عجائب خانہ؟۔۔۔۔۔ یہاں رنگ برنگ کے اقوال و اعمال اور ماکولات و مشروبات کا ایک ڈھیر لگا ہے۔۔۔۔۔ کیا کہیں، کیا نہ کہیں؟۔۔۔۔۔ کیا کریں کیا نہ کریں؟۔۔۔۔۔ کیا کھائیں، کیا نہ کھائیں؟۔۔۔۔۔ کیا پیئیں، کیا نہ پیئیں؟۔۔۔۔۔ عقل حیران ہے دل پریشان ہے۔۔۔۔۔ قربان جائیے اس رحمن و رحیم کے کہ اس روف و رحیم کو بھیجا جس نے خوب، ناخوب اور جائز و ناجائز کی ہم کو تمیز سکھائی اور اعلان فرمایا:-

۔۔۔۔۔ حلال وہ ہے جس کو اللہ نے اپنی کتاب میں حلال کیا
 ۔۔۔۔۔ اور حرام وہ ہے جس کو اللہ نے اپنی کتاب میں حرام کیا
 ۔۔۔۔۔ اور جس سے خاموشی اختیار فرمائی وہ عفو ہے۔^{۲۲}

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جو عفو و مباح ہے اس میں بحث و مباحثہ کی اجازت نہ دی^{۲۳} کہ ایسے امور میں بحث و مباحثہ ملت میں تفرقہ پیدا کرتا ہے لیکن اگر پھر بھی کوئی ایسے امور میں بحث و مباحثہ کرتا ہے اور اپنی طرف سے حلال و حرام کا حکم لگاتا ہے تو اس کے لئے قرآن حکیم میں یہ وعید اور تنبیہ موجود ہے:-

اور نہ کہو اسے جو تمہاری زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے تاکہ اللہ پر جھوٹ باندھو بیشک جو اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ کبھی فلاح نہیں پاسکتے۔^{۲۴}

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے امور کے جواز و استحباب کے

بدترین امور قرار دیا ہے^{۴۸}۔۔۔۔۔ اس حدیث مبارک سے یہ مطلب لینا کہ ہر نو پیدا بات گمراہی ہے، صحیح نہیں۔۔۔۔۔ اس دعوے کو نہ عقل تسلیم کرتی ہے اور نہ شریعت بلکہ ایسی نامعقول باتوں کو شارع اسلام علیہ السلام سے منسوب بھی نہ کرنا چاہئے۔۔۔۔۔ جس نے ملت اسلامیہ کو حکمت و دانائی کی تعلیم دی، معاذ اللہ وہ ایسی غیر حکیمانہ بات نہیں فرما سکتا۔۔۔۔۔ متلاشیان حق کے لئے مندرجہ بالا اصولوں کے علاوہ ایک اور حکیمانہ ہدایت فرمادی، آپ نے فرمایا:-

تم سودا اعظم کی پیروی کرو، جو اس سے جدا ہوا جہنم میں گیا۔^{۴۹}
مشکوٰۃ شریف کی شرح مرقاہ میں سودا اعظم کی تشریح کرتے ہوئے یہ

وضاحت کی ہے۔

"سودا اعظم سے مراد وہ جماعت ہے جس میں مسلمانوں کی اکثریت ہو۔^{۵۰}

یہی وہ جماعت ہے جس کے متعلق حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا:-

اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے جو جماعت سے جدا ہوا جہنم میں گیا۔^{۵۱}
حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو اکثریت کیساتھ رہنے کی شدید تاکید فرمائی ہے۔ آپ نے بڑے دل نشین انداز میں اس حقیقت کو سمجھایا ہے اور ایک حدیث میں گمراہی کی ساری قسموں کو بیان فرما کر ہدایت کی راہ دکھائی۔۔۔۔۔ آپ نے فرمایا:-

جس طرح بکری کے لئے بھیڑیا ہے اسی طرح شیطان انسان کے

لئے بھیڑیا ہے۔۔۔۔۔ (بھیڑیے کی عادت ہے کہ وہ) گلہ سے

بھاگنے والی۔۔۔۔۔ اور دور چلی جانے والی۔۔۔۔۔ اور

ایک جانب رہ جانے والی۔۔۔۔۔ بکریوں کو پکڑ لیتا

ہے۔۔۔۔۔ تم اپنے آپ کو گھائیوں سے بچاؤ۔۔۔۔۔ اور

ہر حال میں "جماعت" اور "جمہور" کے ساتھ رہو۔^{۵۲}

اس حدیث شریف میں تین قسم کے گمراہوں کا ذکر فرمایا ہے:-

- ۱۔۔۔ ایک وہ جو سواد اعظم کو چھوڑ کر چلے گئے۔
 ۲۔۔۔ دوسرے وہ جنہوں نے سواد اعظم کو چھوڑا تو نہیں، خود کو
 "سواد اعظم" سے وابستہ کہتے ہیں مگر دور چلے گئے۔
 ۳۔۔۔ تیسرے وہ جنہوں نے سواد اعظم کو چھوڑا بھی نہیں، دور بھی
 نہیں گئے مگر ایک طرف ہو گئے۔

گمراہوں کا ذکر کر کے فرمایا جس طرح بھیڑیا گلہ کو چھوڑنے والی، دور
 چلے جانے والی، اور ایک طرف کورہ جانے والی بکریوں کو پکڑ لیتا ہے اسی طرح سواد
 اعظم کو چھوڑ کر جانے والوں یا دور چلے جانے والوں یا ایک طرف کورہ جانے
 والوں کو شیطان پکڑ لیتا ہے۔۔۔۔۔ اسی لئے آپ نے مسلمانوں کو شدید تاکید
 فرمائی:-

تم اپنے بھائیوں کو گھائیوں سے بچاؤ۔ ۵۳
 اور ساتھ ہی فرمایا:-

ہر حال میں جماعت اور جمہور کے ساتھ رہو۔ ۵۴

اس آخری ہدایت نے کسی بحث و مباحثہ کی گنجائش نہ چھوڑی اور اس
 خام خیالی کا ازالہ فرما دیا کہ کوئی کہنے والا یہ نہ کہے کہ ہماری جماعت میں تو پڑھے
 لکھے زیادہ ہیں اس لئے ہم حق پر ہیں اور فلاں جماعت میں ان پڑھ زیادہ ہیں اس
 لئے وہ حق پر نہیں۔۔۔۔۔ اگر غور فرمائیں تو معلوم ہو گا کہ مسلمانوں کی پہلی
 اکثریت ان پڑھوں پر مشتمل تھی۔۔۔۔۔ نبی امی، ان پڑھوں میں مبعوث ہوئے
 اور ان کو دانا و بیانا بنا دیا۔۔۔۔۔ کسی جماعت میں ان کا ہونا اس کی دلیل ہے کہ
 اکثریت ان کے ساتھ ہے کیوں عوام کی اکثریت بالعموم ان پڑھ رہی ہے۔ بہر حال
 حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی مسلمانوں کو یہ واضح ہدایت ہے کہ وہ ہمیشہ
 مسلمانوں کی اکثریت اور عوام کے ساتھ رہیں۔۔۔۔۔ آپ نے دو ٹوک الفاظ میں
 فرمایا:-

جس نے جماعت سے بالشت بھر جدا کی اس نے اسلام کا حلقہ
 اپنی گردن سے نکال دیا۔ ۵۵

اگر کوئی پوچھنے والا پوچھنا چاہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہدایات فرمائیں خود قرآن حکیم آپ کے ارشادات کے بارے میں کیا کہتا ہے؟
تو اس سوال کا تفصیلی جواب قرآن حکیم میں موجود ہے۔۔۔۔۔ ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے:-

جس نے رسول کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ کا حکم مانا۔^{۵۶}

پھر فرما برداری اور اطاعت اس شان کی ہونی چاہئے کہ کسی مسئلے میں جھگڑے کی نوبت نہ آئے۔ اس لئے فرمایا:-

اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم مانو اور آپس میں جھگڑو نہیں کہ پھر بزدلی کرو گے اور تمہاری بندھی ہوئی ہوا جاتی رہے گی۔^{۵۷}

لیکن اگر جھگڑا ہو ہی جائے تو اس کو نمٹانے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اس کا حل تلاش کرنے کے لئے اللہ اور اس کے رسول علیہ التہیتہ و التسلیم کی طرف رجوع کیا جائے۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:-

پھر اگر تم میں کسی بات پر جھگڑا اٹھے تو اسے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور رجوع کرو۔^{۵۸}

صرف رجوع کرنا ہی کافی نہیں بلکہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو دل سے حاکم اور عادل تسلیم کیا جائے، اسی لئے فرمایا:-

تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔^{۵۹}

پھر جو فیصلہ دربار رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم سے صادر ہو جائے اس میں قیل و قال اور بحث و مباحثہ کی گنجائش نہیں۔ اس لئے ارشاد ہوتا ہے:-

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم مانو اور سن سنا کر اس سے نہ پھرو۔^{۶۰}

لیکن اگر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے سے روگردانی کی گئی تو:-

اللہ کافروں کو پسند نہیں کرتا ۶۱

مندرجہ بالا آیات سے یہ واضح ہو گیا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ ارشاد فرمایا ہے اس کو بلا قیل و قال تسلیم کرنا چاہیے۔ بحث و مباحثہ میں پڑ کر خواہ مخواہ ملت کا شیرازہ منتشر نہ کرنا چاہیے۔۔۔۔۔ جن امور میں اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی اختیار فرمائی انکو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کے مطابق بغیر کسی تردد کے قبول کرنا چاہیے۔۔۔۔۔ اس میں شک نہیں کہ وہ امور جن کو مسلمان اچھا سمجھتے ہیں یا وہ نیک کام جو مسلمانوں نے ایجاد کئے یا وہ نو پیدا امور جن کی اصل دین سے ہے یقیناً مستحب اور مستحسن ہیں۔ ایسے امور کا کرنا نہ کرنے سے بدرجہا بہتر ہے اور ذکر میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم تو سنت الہی بھی ہے اور سنت انبیاء علیہم السلام بھی۔ اس پر خلفا راشدین، صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور صلحاء امت کا عمل رہا ہے۔ دور جدید میں مجالس عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد ایک ملی اور قومی ضرورت ہے۔

(۲۶)

ذکر و اذکار

حقیقت یہ ہے کہ انبیاء صلحاء کے ذکر اذکار دلوں میں قوت پیدا کرتے ہیں اور انسان کو حوصلہ اور ہمت بخشتے ہیں یہ ایک نفسیاتی حقیقت ہے جس کا اندازہ قرآن حکیم کے مطالعہ سے ہوتا ہے۔ قرآن حکیم میں بہت سے انبیاء و رسل کا ذکر ہے۔ ان کے مصائب و آلام، ان کی ہمت و استقامت، ان پر انعام و اکرام کا ذکر ہے۔ قرآن حکیم نے ان ذکر و اذکار کی یہ حکمت بیان فرمائی:-

اور (اے محبوب!) ہم رسولوں کے احوال سب کچھ تم سے

بیان کرتے ہیں جس سے تمہارا دل مضبوط کر دیں۔^{۶۲}
 معلوم ہوا کہ دل کو قوی رکھنے کے لئے اہل عزیمت اور بلند ہمتوں کے
 احوال سنانا سنت الہی ہے اور سنتا سنت رسول علیہ التحیتہ و التسلیم چنانچہ ڈاکٹر محمد
 اقبال مرحوم مجالس و محافل کے انعقاد پر بحث کرتے ہوئے کہتے ہیں:-

جلے صرف تماشا نہیں بلکہ قومیت کو مضبوط کرنے اور اگلی پچھلی
 قوم کی شخصیت کو ایک کرنے کے لئے ان کا ہونا ضروری
 ہے۔۔۔۔۔ جب تک ساری قوم اپنے بزرگوں کے حالات
 سن کر خود ان عظیم الشان بزرگوں کی ذریت ہونے کا فخر اور
 گھمنڈ دل میں نہ پیدا کرے گی تب تک انکے کے سینوں میں
 اولوالعزمی، بلند حوصلگی جوش زن نہیں ہو سکتی۔^{۶۳}

اس نفسیاتی پس منظر میں ڈاکٹر اقبال، محافل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہتے ہیں:-

میرے نزدیک انسانوں کی دماغی اور قلبی تربیت کے لئے
 نہایت ضروری ہے کہ ان کے عقیدے کی رو سے زندگی کا جو
 نمونہ بہتر ہے وہ ہر وقت ان کے سامنے رہے چنانچہ مسلمانوں
 کے لئے اس وجہ سے ضروری ہے کہ وہ اسوہ رسول کو مد نظر
 رکھیں تاکہ جذبہ تقلید اور جذبہ عمل قائم رہے۔۔۔۔۔ ان
 جذبات کو قائم رکھنے کے لئے تین طریقے ہیں۔^{۶۴}
 ڈاکٹر اقبال نے جن تین طریقوں کی نشاندہی کی ہے وہ مختصراً یہ ہیں:-

۔۔۔۔۔ انفرادی طور پر درود و سلام پڑھنا۔
 ۔۔۔۔۔ اجتماعی طور پر محافل عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم منعقد کرنا۔

۔۔۔۔۔ کسی مرشد کامل کی صحبت میں رہ کر اتباع سنت کی
 عملی تربیت حاصل کرنا۔

اس میں شک نہیں دور جدید میں مسلمانوں کی دماغی اور قلبی تربیت اور

اہمیت دینا اور ان آرائشات پر توجہ دینا بدعت اور خلاف شرع ہے۔ آہستہ آہستہ ان قبروں کو مسمار کر کے لوگوں کو ان کی زیارت سے روکا جائے۔

۲۔۔۔۔ دوسرا کام ہمیں یہ کرنا ہو گا کہ ہم حقیقی سادات اور علمائے

دین کے سروں سے ان کے عمائے اتروائیں تاکہ پیغمبر خدا سے وابستگی کا سلسلہ ختم ہو اور علماء کا احترام چھوڑ دیں۔^{۶۹}

۳۔۔۔۔ پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) ان کے جانشینوں اور کلی طور

پر اسلام کی برگزیدہ شخصیتوں کی اہانت کا سہارا لے کر اور

اسی طرح شرک و بدعت پرستی کے آداب و رسوم کو مٹانے

کے بہانے مکہ و مدینہ اور دیگر شہروں میں جہاں تک ہو سکے

مسلمانوں کی زیارت گاہوں اور مقبروں کی تاراجی۔^{۷۰}

ماضی کی تاریخ آپ کے سامنے ہے، آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ دشمن

کے ان پوشیدہ عزائم کو کس کس نے پورا کیا اور بعض حضرات اب بھی پورا کرنے

میں لگے ہیں۔۔۔۔۔ شعوری طور پر یا غیر شعوری طور پر، اللہ بہتر جانتا

ہے۔۔۔۔۔ شاید ہمیں نہیں معلوم کہ ہم کس عظیم بین الاقوامی سازش کا شکار

ہیں۔۔۔۔۔ ماضی میں یہ سازشیں چھپی چھپی سی تھیں مگر اب گردش زمانہ نے

نقاب الٹ دیا ہے۔۔۔۔۔ ضرورت ہے کہ ہم ہوشمندی اور تدبیر سے کام لیں،

اپنی بکھری ہوئی قوت کو یک جا کریں۔۔۔۔۔ اس کا آسان طریقہ یہی ہے کہ گزشتہ

ڈیڑھ دو صدیوں میں پیدا ہونے والے فرقوں سے دامن کش ہو کر سلف صالحین کی

اس راہ کو اپنائیں جس نے ہمیں مہ و پروین کا امیر بنایا تھا۔۔۔۔۔ ہمیں اپنے

اسلاف کرام سے رشتہ جوڑنا چاہیے، دشمنان اسلام نے یہ رشتہ توڑا ہے اور ہم کو

کہیں کانہ رکھا۔۔۔۔۔ شکر ہے کہ اب عالم اسلام میں ایک نئی لہر آئی ہے، اب

عشق مصطفیٰ کی بات ہو رہی ہے،^{۷۱}۔۔۔۔۔ ہاں عشق مصطفیٰ کی بات ہونی

چاہیے۔۔۔۔۔ اس عشق کی جو این و آں سے بے نیاز کر کے آفاقی بنا دیتا

ہے۔۔۔۔۔ جو پستیوں سے نکال کر ہمدوش ثریا کر دیتا ہے۔۔۔۔۔ جو مور بے مایہ

کو سلیمان بنا دیتا ہے۔

ہاں اسوہ رسول علیہ التحیۃ والتسلیم کو دل و جان سے اپنائیے۔۔۔۔۔ ان کی ایک ایک ادا کو دل سے لگائیے۔۔۔۔۔ ہاں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا چرچا سمجھئے۔ محفل میلاد سجائیے۔ جشن میلاد منائیے۔۔۔۔۔ کہ آسماں سے زمین تک ان کا چرچا ہے، درود و سلام کے گجرے آرہے ہیں، جا رہے ہیں۔۔۔۔۔ ذکر بلند ہو رہا ہے۔۔۔۔۔ ہاں ان کی زندگی کا ایک ایک لمحہ بندیوں کا امین ہے۔۔۔۔۔ ان کی حیات مبارکہ کی ایک ایک آن رفعتوں کی پاسدار ہے۔۔۔۔۔ وہ اس مقام محمود پر فائز ہوئے جہاں حمد کی بوچھاڑ پڑ رہی ہے۔ جہاں نعت کی بارش ہو رہی ہے۔۔۔۔۔ ہاں

علیک صلوة اللہ یا داعی الہدی

علیک سلام اللہ یا خیر معتصم

علیک صلوة اللہ یا دارحکمتہ

علیک سلام اللہ یا جامع الکلم

علیک صلوة اللہ یا ایتہ الرضا

علیک سلام اللہ یا مفخر النہم

علیک صلوة اللہ یا صاحب اللواء

علیک سلام اللہ یا معدن الحکم

عليك صلوة الله يا ملجاء الوری
 عليك سلام الله يا زين زمزم
 ايا نسيم صبا ان زوت روضة
 سلم على المصطفى صاحب النعم
 وقف عند مضجعه في مواجهة
 و بلغ صلوتی و تسليمی علی روح اکرم ۷۲

۵ رمضان المبارک ۱۴۰۸ھ

۲۲ اپریل ۱۹۸۸ء

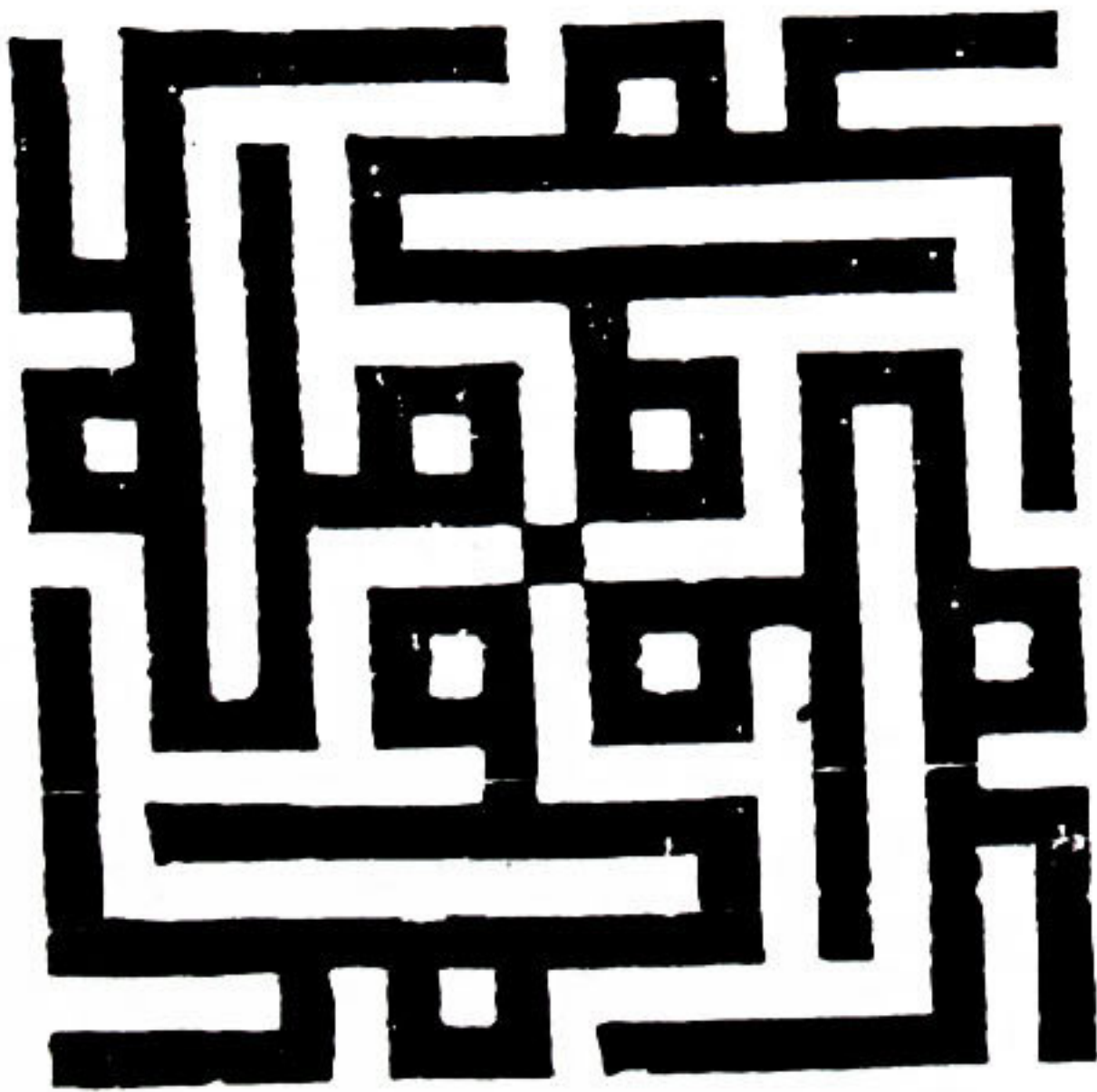
یوم جمعہ مبارک

احقر محمد مسعود عفی عنہ

پرنسپل

گورنمنٹ ڈگری کالج ٹھٹھہ (سندھ)

اسلامی جمہوریہ پاکستان



حواشی اور حوالے

- ۱ ابو الفداء عماد الدین اسماعیل ابن کثیر : میلاد مصطفیٰ (ترجمہ مولانا افتخار احمد قادری مطبوعہ لاہور ۱۹۸۵ء . ص - ۱۶، ۱۳)
- ۲ اشرف علی تھانوی : السورہ المنورہ . مطبوعہ ساڈھورہ . ص ۳۳
- ۳ قرآن حکیم : سورہ مائدہ . آیت نمبر ۱۱۳
- ۴ قرآن کریم . سورہ مریم . آیت نمبر ۱۵
- ۵ قرآن کریم . سورہ مریم . آیت نمبر ۳۳
- ۶ (۱) مسلم بن حجاج قشیری : مسلم شریف . ج ۱ . ص - ۷
(ب) ابی الحسن علی الجزری ابن اثیر : اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ . مطبوعہ لاہور ۱۹۸۷ء ج ۱ . ص ۲۱-۲۲
- ۷ قرآن حکیم : سورہ ابراہیم . آیت نمبر ۵
- ۸ قرآن حکیم : سورہ بقرہ . آیت نمبر ۱۲۵ . سورہ آل عمران . آیت نمبر ۹۷
- ۹ (۱) ابو الفضل شہاب الدین احمد علی ابن حجر عسقلانی : فتح الباری شرح صحیح البخاری . ج ۹ . ص ۱۱۸
(ب) عبدالرزاق صنعانی : مصنف . ج ۷ . ص ۴۷۸
(ج) بدر الدین عینی : عمدہ القاری شرح صحیح البخاری . ج ۲ . ص ۹۵
- ۱۰ قرآن حکیم : سورہ آل عمران . آیت نمبر ۱۶۳
- ۱۱ قرآن حکیم : سورہ نخی . آیت نمبر ۱۱
- ۱۲ قرآن حکیم : سورہ یونس . آیت نمبر ۵۷-۵۸
- ۱۳ قرآن حکیم : سورہ توبہ . آیت نمبر ۲۳
- ۱۴ (۱) ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل : بخاری شریف . ج ۱ . ص ۱۰۳
(ب) ابو عبداللہ اولی الدین محمد عبداللہ خطیب تبریزی : مشکوٰۃ شریف ج ۱ . ص ۱۳۰
- (ج) ابو الحسن بن الحاج قشیری نیشاپوری : مسلم شریف . ج ۱ . ص ۱۳۰-۱۳۱
- ۱۵ شاہ احمد سعید مہاجر مدنی : اثبات المولد والقیام . مطبوعہ لاہور ۱۹۸۳ء ص ۲۳
- ۱۶ (۱) امام ابو میسی محمد بن میسی ترمذی : ترمذی شریف . ج ۲ . ص ۶۶۰-۶۶۷

(ب) مسلم بن حجاج قشیری: مسلم شریف. ج ۳. ص ۳۱۷

(ج) ابو عبد اللہ ولی الدین محمد عبد اللہ خطیب تبریزی: مشکوٰۃ شریف. ج ۳. ص

۱۱۹-۱۲۳

۱۷- --- (۱) ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل: بخاری شریف. ج ۲. ص ۲۲۹. ۲۸۳-۲۸۴

(ب) ابو عبد اللہ ولی الدین محمد عبد اللہ خطیب تبریزی: مشکوٰۃ شریف. ج ۲. ص

۳۸۸. ۳۸۹. ۳۹۵

۱۸- --- ایضاً

۱۹- --- علامہ محمد رضا مصری: محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: مطبوعہ لاہور. ص ۷۶

۱۹- --- (۱) محمد بن علوی المالکی الحنفی: حول الاحتفال بالمولد النبوی الشریف. مطبوعہ لاہور

۱۰ ص ۱۹۸۷

۲۰- --- ابو الفداء عماد الدین اسمعیل ابن کثیر: میلاد مصطفیٰ. مطبوعہ لاہور. ۱۹۸۵ء. ص

۲۹-۳۰

۲۱- --- ابو عبد اللہ ولی الدین محمد عبد اللہ خطیب تبریزی. مشکوٰۃ شریف. ج ۳. ص

۱۳۲-۱۳۳

۲۲- --- (۱) ابو عبد اللہ ولی الدین محمد عبد اللہ خطیب تبریزی مشکوٰۃ شریف. ج ۳. ص

۱۳۰

(ب) احمد رضا خاں: اقامتہ القیامہ (۱۲۹۹ھ) مطبوعہ لاہور ۱۹۷۰ء. ص ۴۴

۲۳- --- ایضاً. ص ۴۴

۲۳- --- (۱) محمد بن علی یوسف دمشقی شامی: سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرہ خیر العباد

(ب) عبدالحق مہاجرکی: الدار العظمیٰ فی حکم عمل مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۲۵- --- قاضی شمس الدین احمد بن ابراہیم بن خلکان: وفيات الاعیان انباء الزمان. مطبوعہ

قاہرہ ۱۹۳۷ء

۲۶- --- علامہ محمد رضا مصری: محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم. مطبوعہ لاہور. ص ۳۳

۲۷- --- ایضاً

۲۸- --- (۱) ایضاً. ص ۳۳

(ب) جلال الدین سیوطی: حسن المقصد فی عمل المولد

۲۹- --- عبد النسیح رامپوری: انوار ساطعہ (۱۳۰۷ھ). مطبوعہ مراد آباد. ص ۲۶۱

- ۳۰۔۔۔ شیخ محمد رضا مصری: محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم. مطبوعہ لاہور. ص ۳۳
 ۳۱۔۔۔ (۱) عبدالحق مہاجر مکی: الدر المنظم فی حکم عمل مولد النبی الاعظم. ص ۱۳۳. ۱۳۴
 (ب) احمد رضا بریلوی: اقامتہ القیامہ (۱۳۹۹ء) مطبوعہ کراچی. ۱۹۸۶ء. ص
 ۱۷-۱۸ بحوالہ

(۱) طبقات کبریٰ از شیخ الاسلام ابو نصر عبدالوہاب بن ابی الحسن تقی الدین سبکی
 (۲) علی بن برہان الدین طبری: انسان العیون

۳۲۔۔۔ ایضاً. ص ۱۲۳-۱۲۴

۳۳۔۔۔ قرآن حکیم: سورہ احزاب. آیت نمبر ۵۶-۵۷

۳۴۔۔۔ قرآن حکیم: سورہ مومن. آیت نمبر ۷. سورہ نباء. آیت نمبر ۳۸

۳۵۔۔۔ محمد امداد اللہ شاہ مہاجر مکی: فیصلہ ہفت مسئلہ (مع تطبیقات مفتی محمد ظلیل خاں
 برکاتی) مطبوعہ لاہور. ص-۱۱۱

نوٹ:- مسئلہ 'قیام' پر ایک تحقیقی مقالہ 'سلام و قیام' کے عنوان سے قلم بند کیا تھا جو
 ۱۹۹۵ء میں کراچی سے ادارہ مسعودیہ نے شائع کر دیا تھا۔ پروفیسر عظیمی ایف۔ ایم
 شیخ نے اس کا انگریزی میں ترجمہ کیا جو ادارہ مذکور نے ۱۹۹۶ء میں شائع کر دیا
 ہے۔ مسئلہ 'قیام' پر مزید تفصیلات اس مقالے میں مطالعہ فرمائیں۔

۳۶۔۔۔ (۱) جمال الدین عبدالرحمن ابن الجوزی: بیان میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم.
 مطبوعہ لاہور. ص ۳۳. ۳۵

(ب) شیخ اسماعیل حقی: تفسیر روح البیان. ج ۹. ص ۵۶

۳۷۔۔۔ عبدالسمیع: انوار ساطعہ (۱۳۰۷ھ) مطبوعہ مراد آباد. ص ۱۷۱-۱۷۲

۳۸۔۔۔ ایضاً. ص ۱۷۱. ۱۷۲

۳۹۔۔۔ قرآن حکیم: سورہ فاتحہ. آیت نمبر ۵-۶. سورہ مائدہ. آیت نمبر ۴۶

۴۰۔۔۔ انسائیکلو پیڈیا آف اسلام. مطبوعہ پنجاب یونیورسٹی. لاہور. ج ۲۱. ص ۸۲۳

۴۱۔۔۔ ایضاً. ص ۸۲۶

۴۲۔۔۔ (۱) ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری: بخاری شریف. ج ۱. ص ۱۱۷-۱۱۸

(ب) ابو عبد اللہ ولی الدین محمد عبد اللہ خطیب تبریزی: مشکوٰۃ شریف. ج ۱. ص

۵۵-۵۹

- (ج) عبدالحق محدث دہلوی: اشعۃ اللمعات . ج ۱ . ص ۱۳۷-۱۳۸
- ۴۳--- (۱) ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری: بخاری شریف . ج ۱ . ص ۱۱۷-۱۱۸
- (ب) ابو عبد اللہ ولی الدین محمد عبد اللہ خطیب تبریزی: مشکوٰۃ شریف . ص ۲۲
- (ج) عبدالحق محدث دہلوی: اشعۃ اللمعات : ج ۱ . ص ۱۳۷-۱۳۸
- ۴۴--- قرآن حکیم: سورہ نحل . آیت نمبر ۱۱
- ۴۵--- (۱) امام محمد: موطا امام محمد . ص ۱۰۳
- (ب) ابن قیم: کتاب الروح . ص ۱۰
- ۴۶--- (۱) مسلم بن حجاج قشیری: مسلم شریف . ج ۳ . ص ۷۱۸
- (ب) عبدالحق محدث دہلوی: اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ . ج ۱ . ص ۱۵۷
- ۴۷--- (۱) ابو عبد اللہ ولی الدین محمد عبد اللہ خطیب تبریزی: مشکوٰۃ شریف . ج ۱ . ص ۵۰-۴۹
- (ب) علی قاری بن سلطان محمد ہروی: مرقاہ شرح مشکوٰۃ . ج ۱ . ص ۲۱۵
- (ج) عبدالحق محدث دہلوی: اشعۃ اللمعات . ج (ص ۲۵)
- (د) یوسف سید ہاشم رفاعی: اولیۃ اہل السنہ: مطبوعہ لاہور ۱۹۸۷ء . ص ۲۳۵
- ۴۸--- ابو عبد اللہ ولی الدین محمد عبد اللہ خطیب تبریزی: مشکوٰۃ شریف . ص ۲۸۳
- ۴۹--- (۱) ابو عبد اللہ ولی الدین محمد عبد اللہ خطیب تبریزی: مشکوٰۃ شریف . ج ۱ . ص ۵۸
- (ب) علی قاری بن سلطان محمد ہروی: مرقاہ شرح مشکوٰۃ . ج ۱ . ص ۲۴۹-۲۵۰
- (ج) عبدالحق محدث دہلوی: اشعۃ اللمعات . ج ۱ . ص ۱۳۳
- ۵۰--- علی قاری بن سلطان محمد ہروی: مرقاہ شرح مشکوٰۃ . ج ۱ . ص ۲۴۹
- ۵۱--- ابو عبد اللہ ولی الدین محمد عبد اللہ خطیب تبریزی: مشکوٰۃ شریف . ج ۱ . ص ۵۸
- ۵۲--- ابو عبد اللہ ولی الدین محمد عبد اللہ خطیب تبریزی: مشکوٰۃ شریف . مطبوعہ کراچی . ص ۳۱
- ۵۳--- ایضاً . ص ۳۱
- ۵۴--- ایضاً . ص ۳۱
- ۵۵--- (۱) ایضاً . مشکوٰۃ شریف: مطبوعہ لاہور . ج ۱ . ص ۶
- (ب) علی قاری بن سلطان محمد ہروی . مرقاہ شرح مشکوٰۃ . ج ۱ . ص ۲۵۵
- (ج) عبدالحق محدث دہلوی: اشعۃ اللمعات . ج ۱ . ص ۱۳۶

- ۵۶۔۔۔ قرآن حکیم: سورہ نساء، آیت نمبر ۸۰
- ۵۷۔۔۔ قرآن حکیم: سورہ انفال، آیت نمبر ۴۶
- ۵۸۔۔۔ قرآن حکیم: سورہ نساء، آیت نمبر ۵۹
- ۵۹۔۔۔ قرآن حکیم: سورہ نساء، آیت نمبر ۶۵
- ۶۰۔۔۔ قرآن حکیم: سورہ نساء، آیت نمبر ۲۰
- ۶۱۔۔۔ قرآن حکیم: سورہ آل عمران، آیت نمبر ۳۲
- ۶۲۔۔۔ قرآن حکیم: سورہ ہود، آیت نمبر ۱۲۰
- ۶۳۔۔۔ نور محمد قادری: میلاد شریف اور علامہ اقبال، مطبوعہ کراچی ۱۹۸۷ء ص ۵
- ۶۴۔۔۔ غلام دستگیر: آثار اقبال، مطبوعہ حیدرآباد دکن، ۱۹۳۶ء، ص ۳۰۵
- ۶۵۔۔۔ خلیل احمد رانا: انوار قطب مدینہ، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۸ء، ص ۴۶۲
- ۶۶۔۔۔ قرآن حکیم: سورہ انعام، آیت نمبر ۱۶۰
- ۶۷۔۔۔ ہفرے کے اعترافات، مطبوعہ لاہور، ص ۹۸
- ۶۸۔۔۔ ایضاً، ص ۹۸
- ۶۹۔۔۔ ایضاً، ص ۱۰۳-۱۰۵
- ۷۰۔۔۔ ایضاً، ص ۱۳۰
- ۷۱۔۔۔ (۱) ڈاکٹر محمد عبدہ میمانی: علموا اولادکم محبتہ رسول اللہ، مطبوعہ جدہ، ۱۹۸۸
- (ب) ابو الحسن علی ندوی: نقوش (رسول نمبر) مطبوعہ لاہور، ۱۹۸۲ء، ج ۱، ص ۳۳
- ۷۲۔۔۔ مخدوم محمد ہاشم سندھی ٹھٹوی (م-۱۱۷۴ھ/۱۷۶۱ء)
- بذل القوہ فی حوادث سنی النبویہ (مقدمہ)، مطبوعہ حیدرآباد سندھ، ۱۹۶۶ء، ص ۸۸
- ۷۳۔۔۔ سید نور محمد: میلاد شریف اور علامہ اقبال، کراچی ۱۹۹۳ء، ص ۳۵
- ۷۴۔۔۔ ایضاً، ص ۳۲

ﷺ

مخدوم نہ تھا سایہ شاہ ثقلین
اس نور کی جلوہ گہ متی ذاتِ حسین

تھیل نے اس سایہ کے دو حصے کیے
آدمے سے حسن بنے ہیں آدمے سے حسین

کتابیات

- ۱- قرآن حکیم (ترجمہ مفتی احمد رضا خاں بریلوی) مطبوعہ کراچی ۱۹۷۷ء
- ۲- قرآن حکیم (ترجمہ مفتی محمد مظہر اللہ دہلوی) مطبوعہ دہلی ۱۹۴۲ء
- ۳- قرآن حکیم (محمود حسن دیوبندی) مطبوعہ مغربی جرمنی ۱۹۷۵ء
- ۴- ابن اثیر. ابی الحسن علی الجزری: اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ. جلد اول. مطبوعہ لاہور ۱۹۸۷ء
- ۵- ابن جوزی بغدادی. حافظ جمال الدین عبدالرحمن: بیان میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم (ترجمہ غلام معین الدین نعیمی)
- ۶- ابن خلکان اربلی. شمس الدین احمد بن ابراہیم: (وفیات الاعیان انباء انباء الزمان) مطبوعہ قاہرہ ۱۹۴۷ء
- ۷- ابن کثیر. ابو الفداء. عماد الدین اسماعیل: میلاد مصطفیٰ (ترجمہ مولانا افتخار احمد قادری) مطبوعہ لاہور ۱۹۸۵ء
- ۸- ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری: بخاری شریف (ترجمہ مولانا محمد عبد الحکیم اختر شاہجہاں پوری مظہری) مطبوعہ لاہور
- ۹- ابو عبد اللہ ذلی الدین محمد عبد اللہ خطیب تبریزی: مشکوٰۃ المصابیح. جلد سوم (ترجمہ محمد عبد الحکیم اختر شاہجہاں پوری) مطبوعہ لاہور ۱۹۸۶ء
- ۱۰- ابو الحسن بن الحجاج قسیری نیشاپوری: مسلم شریف. جلد اول. سوم. مطبوعہ کراچی
- ۱۱- ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی: جامع ترمذی. جلد دوم (ترجمہ مولانا غلام رسول سعیدی) مطبوعہ دہلی
- ۱۲- ابو الفضل شہاب احمد علی بن حجر عسقلانی: فتح الباری شرح صحیح البخاری. جلد نہم
- ۱۳- احمد رضا خاں بریلوی: اقامتہ القیامہ علی طاعن القیامہ لنبی تمامہ (۱۳۹۹ھ) مطبوعہ لاہور ۱۹۷۰ء

- ۱۴- احمد سعید دہلوی، شاہ: اثبات المولد والقیام، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۳ء
- ۱۵- احمد سعید کاظمی علامہ: میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم، مطبوعہ حیدرآباد
۱۹۸۷ء
- ۱۶- اشرف علی تھانوی: السرور بنہور النور ملقب بہ ارشاد العباد فی عید میلاد
(۱۳۳۲ھ)، مطبوعہ ساڈھورہ
- ۱۷- امداد اللہ مہاجر مکی، حاجی محمد: فیصلہ ہفت مسئلہ (مع تعلیقات مفتی محمد خلیل
خان برکاتی) مطبوعہ لاہور
- ۱۸- انسائیکلو پیڈیا آف اسلام (پنجاب یونیورسٹی) جلد بست و یکم، مطبوعہ لاہور
- ۱۹- بدر الدین عینی: عمدہ القاری شرح صحیح بخاری، جلد دوم۔
- ۲۰- جلال الدین سیوطی: حسن المقصد عمل المولد۔
- ۲۱- خلیل احمد رانا: انوار قطب مدینہ، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۸ء
- ۲۲- عبدالرزاق ابوبکر بن ہمام بن نافع: مصنف عبدالرزاق
- ۲۳- عبدالحق محدث دہلوی: اشعۃ اللمعات، جلد اول، مطبوعہ لکھنؤ
- ۲۴- عبدالحق مہاجر مکی: الدار المنظمہ فی حکم مولد النبی الاعظم
- ۲۵- عبدالسمیع، مولانا: انوار ساطعہ (۱۳۰۷ھ) مطبوعہ مراد آباد
- ۲۶- علی قاری بن سلطان محمد ہردی: مرقاہ شرح مشکوٰۃ، جلد اول
- ۲۷- غلام دستگیر رشید: آثار اقبال، مطبوعہ حیدرآباد دکن ۱۹۴۶ء
- ۲۸- غلام رسول سعیدی، مولانا: مقالات سعیدی، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۲ء
- ۲۹- محمد بن علوی الممالکی الحسینی: حول الاحتفال بالمولد النبوی الشریف (ترجمہ:
دوست محمد شاکر سیالوی) مطبوعہ لاہور ۱۹۸۷ء
- ۳۰- محمد بن علی یوسف، دمشقی شامی: سہل الہدی والرشاد فی سیرت خیر العباد،
مطبوعہ لاہور ۱۹۸۷ء
- ۳۱- محمد رضا مصری: محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، مطبوعہ کراچی

- ۳۲- محمد طفیل نقشبندی، مولانا، تحفہ الزائرین حصہ چہارم، مطبوعہ کراچی
۱۹۸۶ء
- ۳۳- محمد عبدہ یمانی، ڈاکٹر: علموا اولاد کم محبتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم،
مطبوعہ جدہ ۱۹۸۸ء
- ۳۴- نقوش (رسول نمبر) جلد اول، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۲ء
- ۳۵- نور محمد قادری: میلاد شریف اور علامہ اقبال، مطبوعہ کراچی ۱۹۸۷ء
- ۳۶- ہاشم رسولی، حاجی سید: زندگانی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم (ترجمہ
فارسی ابن ہشام) جلد اول، مطبوعہ تہران ۱۳۶۳ء شمسی
- ۳۷- ہفرے کے اعترافات، مطبوعہ لاہور
- ۳۸- یوسف سید ہاشم: اولتہ اہل السنہ و الجماعتہ (مترجمہ: مولانا محمد عبدالحکیم
شرف قادری) مطبوعہ لاہور ۱۹۸۷ء



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

زمین و زماں تہکے لیے، مکیں و مکاں تہا کیے
چنیں و چناں تہکے لیے، بے دو جہاں تہکے لیے

دکن میں زباں تہکے لیے، بدن میں ہے جاں تہا کیے
ہم آتے یہاں تہکے لیے، انہیں بھی وہاں تہا کیے

فرشتے قدم، رسول حشم، تمام امم، غلام کرم
و جو و عدم، مدد و قدم جہاں میں میاں تہا کیے

اصالت گل، امامت گل، بیادت گل، امارت گل
حکومت گل، ولایت گل، خدا کے جہاں تہا کیے

تہاری چمک، تہاری دک، تہاری جھک تہاری بہک
زمین و فلک، ساک و سبک میں سکتے نشاں تہا کیے

ڈاکٹر محمد اقبال

عرض کرنے کی ضرورت نہیں کہ اس کائنات میں سب سے زیادہ بابرکت . مقبول و مفید اور قابل عزت کام جو خدا تعالیٰ کو خوشنودی اور خلق خدا کا بہبود کا جامع ہو یہ اور صرف یہ ہے کہ فرزندان اسلام متحد اور متفق ہو کر پوری مستعدی اور اخلاص سے حضرت ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پاک کی منادی کریں اور اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھ لیں کہ اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اشاعت کرنا دین و دنیا . مغفرت و نجات . مذہب و سیاست اور رضائے حق اور قبول الہی جملہ سرشتوں کی جان ہے ^{۷۳}



رہا قیام مجھے ایسی محفل میلاد میں شریک ہونے کا اتفاق نہیں ہوا جس میں قیام ہوا ہو . بہت سے لوگ اس قسم کی محفلوں میں قیام بھی نہیں کرتے مگر جو کرتے ہیں وہ برا نہیں بلکہ اچھا کرتے ہیں سرسید احمد خاں کی مجلس میلاد شریف میں حاضری کے ایک عینی شاہد کا بیان ہے کہ کالج کے طالب علم سالانہ محفل میلاد منعقد کرتے تھے اس میں سرسید آکر بیٹھتے تھے اور آخر تک بیٹھے رہتے تھے . سلام کے موقع پر سب ساتھ کھڑے ہو جاتے تھے اور سب کے ساتھ بلند آواز سے سلام پڑھتے تھے۔ ^{۷۴}

ﷺ

مصطفیٰ، جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام!

مسعود ملت کے آثار علمیہ

تصنیفات

نمبر شمار	عنوان	فن	مقام اشاعت	سنہ طباعت
۱-	شاہ محمد غوث گوالیاری	سوانح	میرپور خاص	۱۹۶۴ء
۲-	تذکرہ مظہر مسعود	سوانح	کراچی	۱۹۶۹ء
۳-	اردو میں قرآنی تراجم و تفاسیر (غیر مطبوعہ مقالہ رڈاکٹریٹ، سندھ یونیورسٹی)	قرآنیات	حیدرآباد سندھ	۱۹۷۰ء
۴-	فاضل بریلوی اور ترک موالات	سیاسیات	لاہور	۱۹۷۱ء
۵-	فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں	سوانح	لاہور	۱۹۷۳ء
۶-	حیات مظہری	سوانح	کراچی	۱۹۷۴ء
۷-	عاشق رسول	ادب	لاہور	۱۹۷۶ء
۸-	سیرت مجدد الف ثانی	سوانح	لاہور	۱۹۷۶ء
۹-	موج خیال	ادب	کراچی، بمبئی	۱۹۷۷ء
۱۰-	حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر محمد اقبال	فلسفہ	لاہور	۱۹۷۸ء
۱۱-	Neglected Genius of The East	سوانح	لاہور	۱۹۷۸ء
۱۲-	مولانا محمد عبدالقدیر بدایونی	سوانح	لاہور	۱۹۷۸ء
۱۳-	حیات فاضل بریلوی	سوانح	لاہور	۱۹۷۸ء
۱۴-	تحریک آزادی ہند اور السواد الا عظیم	سیاسیات	لاہور	۱۹۷۹ء
۱۵-	شاعر محبت	ادب	گجرات	۱۹۷۹ء

نمبر شمار	عنوان	فن	مقام اشاعت	سنہ طباعت
۱۶-	محبت کی نشانی	فقہ و ادب	کراچی، الہ آباد	۱۹۸۰ء
۱۷-	حیات مولانا احمد رضا خان بریلوی	سوانح	سیالکوٹ	۱۹۸۱ء
۱۸-	گناہ بے گناہی	سیاسیات	لاہور، کراچی	۱۹۸۱ء
۱۹-	حیات امام اہلسنت	سوانح	لاہور، کراچی	۱۹۸۱ء
۲۰-	دائرہ معارف امام احمد رضا	سوانح	کراچی	۱۹۸۲ء
۲۱-	ماہ و انجم	سوانح	سیالکوٹ	۱۹۸۳ء
۲۲-	نور و ناز	سیرت	لاہور، کراچی	۱۹۸۴ء
۲۳-	اجالا	سوانح و ادب	لاہور، کراچی	۱۹۸۴ء
۲۴-	نظام مصطفیٰ	سیاسیات	لاہور	۱۹۸۴ء
۲۵-	رہبر و رہنما	سوانح و ادب	لاہور، کراچی	۱۹۸۶ء
۲۶-	آخری پیغام	قرآن و ادب	لاہور، پشاور	۱۹۸۶ء
۲۷-	تشقیدات و تعاقبات امام احمد رضا	سیاسیات	لاہور	۱۹۸۸ء
۲۸-	جشن بہاراں	سیرت و ادب	کراچی، لاہور	۱۹۸۸ء
۲۹-	جان جاں صلی اللہ علیہ وسلم	سیرت و ادب	کراچی	۱۹۸۹ء
۳۰-	آئینہ رضویات (جلد اول مرتبہ محمد عبدالستار طاہر)	تاریخ، سوانح، سیاسیات	کراچی	۱۹۸۹ء
۳۱-	جان ایمان	سیرت و ادب	لاہور	۱۹۸۹ء
۳۲-	دعائے خلیل	سیرت و ادب	لاہور	۱۹۹۰ء
۳۳-	غریبوں کے غمخوار	سوانح و ادب	لاہور	۱۹۹۰ء
۳۴-	امام احمد رضا اور عالمی جامعات	سوانح و ادب	صادق آباد	۱۹۹۰ء
۳۵-	امام احمد رضا اور علوم جدیدہ و قدیمہ	سوانح و ادب	لاہور	۱۹۹۰ء
۳۶-	تاج الفقہاء	فقہ، سوانح	لاہور	۱۹۹۰ء
۳۷-	کل کے معمار	ادب	لاہور	۱۹۹۱ء
۳۸-	رحمۃ للعالمین	سیرت و ادب	لاہور	۱۹۹۱ء

نمبر شمار	عنوان	فن	مقام اشاعت	سنہ طباعت
۳۹-	مراد رسول	سوانح	لاہور	۱۹۹۲ء
۴۰-	عیدوں کی عید	سیرت	کراچی، لاہور	۱۹۹۲ء
۴۱-	قیامت	قرآن و ادب	کراچی	۱۹۹۲ء
۴۲-	آئینہ رضویات (جلد دوم مرتبہ محمد عبدالستار طاہر)	سوانح تاریخ وغیرہ	کراچی	۱۹۹۳ء
۴۳-	محدث بریلوی	سوانح	کراچی، لاہور	۱۹۹۳ء
۴۴-	علم غیب	سیرت	کراچی، دہلی	۱۹۹۳ء-۱۹۹۶ء
۴۵-	جشن ولادت (صلی اللہ علیہ وسلم)	سیرت	لاہور	۱۹۹۴ء
۴۶-	رسم و رواج	عمرانیات	لاہور	۱۹۹۴ء
۴۷-	رونق حیات	فقہ و ادب	لاہور	۱۹۹۴ء
۴۸-	تنظیم و توقیر	سیرت	کراچی، دہلی	۱۹۹۴ء
۴۹-	حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا انقلابی دین	سیاسیات	بارہ مولہ، کشمیر	۱۹۹۴ء
۵۰-	نسبتوں کی بہاریں	نفسیات، ادب و تصوف	کراچی، لاہور، دہلی	۱۹۹۴ء
۵۱-	حضرت مجدد الف ثانی، حالات و افکار و خدمات	سوانح	کراچی	۱۹۹۵ء
۵۲-	دو قومی نظریہ اور پاکستان	سیاسیات	لاہور	۱۹۹۵ء
۵۳-	پیغام	معاشیات اور عمرانیات	کراچی، لاہور	۱۹۹۵ء
۵۴-	نئی نئی باتیں	فقہ و ادب	کراچی، لاہور، دہلی	۱۹۹۵ء
۵۵-	عورت اور پردہ	فقہ و ادب	کراچی، دہلی	۱۹۹۵ء
۵۶-	سلام و قیام	سیرت و ادب	کراچی، دہلی	۱۹۹۵ء

نمبر شمار	عنوان	فن	مقام اشاعت	سنہ طباعت
۵۷	قبلہ	تاریخ و سیرت	کراچی، لاہور، دہلی	۱۹۹۵
۵۸	آئینہ رضویات (جلد سوم، مرتبہ عبدالستار طاہر)	تاریخ اور سوانح وغیرہ	کراچی	۱۹۹۶
۵۹	مصطفوی نظام معیشت	معاشیات	کراچی	۱۹۹۶
۶۰	فاروق اعظم کا غیر مسلموں سے حسن سلوک	سیاسیات	کراچی	۱۹۹۶
۶۱	جشن میلاد النبی (صلی اللہ علیہ وسلم)	سیرت	حیدر آباد دکن	۱۹۹۶
۶۲	Shaykh Ahmed Sirhindi & Dr. M. Iqbal	سوانح و تصوف	کراچی	۱۹۹۶
۶۳	آئینہ حقائق	تشقید	لاہور	۱۹۹۶
۶۴	صراط مستقیم	تصوف و فقہ	کراچی	۱۹۹۷
۶۵	تقلید	عمرانیات	کراچی	۱۹۹۷
۶۶	روح اسلام	تصوف	کراچی	۱۹۹۷
۶۷	حسن کا انتظار تھا	سیرت	کراچی	زیر تدوین (غیر مطبوعہ)
۶۸	خلفائے اعلیٰ حضرت	سوانح	لاہور	
۶۹	حضرت فقیہہ الہند شاہ محمد مسعود محدث دہلوی	سوانح	کراچی	۱۹۹۶
۷۰	مجدد ہزار کا دوّم	تاریخ و سوانح تصوف	کراچی	۱۹۹۷
۷۱	شجرہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ مسعودیہ مظہریہ (اضافات)	تصوف	کراچی	۱۹۹۷

نمبر شمار	عنوان	فن	مقام اشاعت	سنہ طباعت
۷۲-	آئینہ رضویات (جلد چہارم مرتبہ محمد عبدالستار طاہر)	تاریخ و سیاست وغیرہ	کراچی	(زیر تدوین)
۷۳-	قرآن کا تصور مذہب	مذہب	کراچی	(زیر تدوین)
۷۴-	ہم کدھر جا رہے ہیں؟	تاریخ و سیاسیات	کراچی	(زیر تدوین)
۷۵-	روداداری قرآن حکیم کی روشنی میں	سیاسیات قرآنیات	کراچی	(زیر تدوین)

مناجاتِ رضا

یا الہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو!
جب پڑے مشکل شہہ مشکل کشا کا ساتھ ہو!

یا الہی بھول جہاؤں نزع کی تکلیف کو
شادی دیدارِ حسنِ مصطفیٰ کا ساتھ ہو!

یا الہی گوتہ سیرہ کی جب آئے سخت رات
ان کے پیارے منہ کی بچ جانفزا کا ساتھ ہو!

یا الہی جب پڑے محشر میں شور و دہگسیر
اکن بیٹے ولے پیارے پیٹھا کا ساتھ ہو!

یا الہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحب کوثر، شہہ جود و عطا کا ساتھ ہو!



Marfat.com